الاحسان اکیڈمی بہرائچ

سلسلہ برقی اشاعت الاحسان اکیڈمی بہرائچ ۸

نام کتاب: خانقاہ نعیمیہ بہرائچ (تاریخ کے اوراق سے آج تک)

از: جنید احمد نور

سیٹنگ: جنید احمد نور ، بہرائچ

صفحات: ۴۰

اشاعت: جنوری، ۲۰۲۳ء

ناشر: الاحسان اکیڈمی بہرائچ

Khanqah Naimi'a Bahraich

(Tareekh ke Auraq se Aaj Tak)

By

Juned Ahmad Noor

Edition: January 2023
ISBN: 978-93-5811-226-9
Pages: 40 Price: ₹ 95
Setting: Juned Ahmad Noor
Publisher: Juned Ahmad Zargar
Print at: Al Ehsan Bahraich

فہرست

کلمات تبرک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ سید الانام و علیٰ آلہ و اصحابہ الکرام۔

عزیزم جنید احمد نور سلمہ اللہ تعالیٰ نے خانوادۂ حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں زیرِ نظر کتاب "خانقاہِ نعیمیہ بہرائچ-تاریخ کے اوراق سے آج تک" تحریر کی ہے۔عزیزم کے آباد و اجداد کا تعلق اس خانوادہ سے بہت دیرینہ ہے۔جس محنت اور لگن سے انہوں نے تاریخ کی ورق گردانی کی ہے ان کے خلوص و محبت کا پتہ دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اِن کی کاوشوں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔جس طرح اِن کے آباء و اجداد نے خانقاہ نعیمیہ کے بزرگوں سے محبت و عقیدت،میل و مراسم قائم رکھا تھا،یہ بھی اسی نقشِ قدم پر چل کر فیض یاب ہوگے۔اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ہو۔اللہ تعالیٰ خانقاہ نعیمیہ بہرائچ کے بزرگوں کا مشن وفیض تاصبح قیامت جاری و ساری رکھے۔آمین۔

بجاہ حبیبہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ و سلم۔

خاک پائے اولیاء کرام

سید ظفرؔ احسن بہرائچی غفرلہٗ

سجادہ نشین

خانقاہِ نعیمیہ بہرائچ-مولسری والی مسجد

محلہ شیخیا پورہ،بہرائچ

۱۵/رجب المرجب ۱۴۴۴ھجری مطابق ۷/ فروری ۲۰۲۳ء

عرضِ مرتب

بھرائچ جو حضرت سید سالار مسعود غازیؒ کے نام نامی سے مشھور و معروف زمانہ ھے، اور حضرت مسعود غازیؒ کی شھادت کی برکت سے یہ خطہ زمانہ قدیم سے ھی علم و ادب کا گھوارا رھا ھے اور شھدائے اسلام نے خطے بھرائچ میں اپنے قیمتی لھو کے ساتھ اس سرزمین کو سیراب کیا اور جس کے فیض و برکات کا اثر یھاں کی دینی اور علمی فضا میں محسوس کیا جا سکتا ھے۔

سرزمین بھرائچ نے ھر دور میں ایسے علم و فن کے گوھر نایاب پیدا کئے جن سے کشیر تعداد نے فائدہ اٹھایا اور بھرائچ کا نام دور دراز تک پھنچا۔ ان گوھر نایاب میں جو افراد یا خانوادے اھمیت کے حامل ھیں ان میں اولاً حضرت سید افضل الدین ابو جعفر امیر ماہؒ کا خانوادہ، دوسرا حضرت سید مخدوم بڈھن شاہ بھرائچیؒ کا خانوادہ ھے۔ تیسرا خانوادہ حضرت شاہ نعیم اللہ بھرائچیؒ کا ھے جو خانوادہ حضرت مخدوم بڈھن شاہ بھرائچی میں شامل ھو جاتا ھے اور اس کا ایک حصہ خانقاہ نعیمیہ (مولسری مسجد) بھرائچ کے نام سے ضلع اور شھر بھرائچ کے ساتھ ساتھ پورے ھند و پاک میں مشھور و معروف ھے۔

اس مختصر کتابچہ کو مرتب کرنے کا مقصد خانقاہ نعیمیہ اور اس کے بزرگان کی تاریخ سے سب کو روشناس کرانا ھے۔ اس میں حضرت خواجہ عماد خلجی شھیدؒ (مورث اعلیٰ حضرت شاہ نعیم اللہ بھرائچیؒ)، سے لیکر حضرت سید شاہ ظفر احسن بھرائچی دامت برکاتھم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ نعیمیہ بھرائچ کے حالات اور خدمات کو یکجا کیا گیا ھے۔

اس اھم کام کو انجام دینے میں ھماری رھنمائی اور سرپرستی اور ھمارے کرم فرما مربی خانقاہ نعیمیہ کے سجادہ نشین حضرت سید شاہ ظفر احسن بھرائچی دامت برکاتھم العالیہ نے قدم قدم پر جھاں ضرورت پڑی راہ د کھلائی اور حوصلہ آفزائی کی اور میں اس کے لئے ان کا بیحد مشکور ھوں۔

خانقاہ نعیمیہ کے موجودہ سجادہ نشین حضرت سید شاہ ظفر احسن صاحب میرے بڑے والد کے آزاد انٹر کالج میں ھم جماعت تھے۔ اللہ کے فضل سے خانقاہ نعیمیہ سے راقم کا خاندانی تعلق رھا ھے۔ اللہ اس تعلق کو ھمیشہ قائم و دائم رکھے۔ آمین۔

خاکسار مرتب

جنید احمد نور

چوک بازار بھرائچ

۱۱/ رجب المرجب ۱۴۴۴ھجری/۳ فروری ۲۰۲۳ء

خواجہ عماد خلجی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ کا خاندانی سلسلہ بھی حضرت سید سالار مسعود غازیؒ کے اجدادِ اکرام سے مل جاتا ہے۔ آپ کے مورثِ اعلیٰ حضرت خواجہ عماد خلجیؒ ہمراہ حضرت سید سالار مسعود غازیؒ ہندوستان تشریف لائے تھے۔ حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچی رحمہ اللہ اپنی خودنوست میں تحریر فرماتے ہیں:۔

متن فارسی	ترجمہ اردو (از سید ظفر احسن بہرائچی)
حضرت خواجہ عماد خلجیؒ بہ نیت جہاد فی	حضرت خواجہ عماد خلجیؒ بہ نیت جہاد فی
سبیل اللہ ہمراہ سلطان شہدا حضرت سالار	سبیل اللہ ہمراہ سلطان شہدا حضرت سالار
مسعود غازیؒ در مملکت ہندوستان تشریف	مسعود غازیؒ کے ساتھ ہندوستان تشریف
آور دندو در قصبہ کنتور از دستِ کفارِ	لائے اور قصبہ کنتور (ضلع بارہ بنکی) میں
مقہور شربتِ شہادت چشید ند۔[1]	کفار کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرمایا۔[2]

مصنف آئینہ اودھ ذکر اولاد خواجہ عماد خلجیؒ کے عنوان سے لکھتے ہیں۔

ہم جد حضرت مسعود غازیؒ یہ بزرگ بھی بہ نیت جہاد فی سبیل اللہ ہمراہ لشکر سالار ساہو ؒ و حضرت مسعود غازیؒ کے بہ مقام ستر کھ شریف اُمرایان کنتور ضلع بارہ بنکی سے معا کۂ مُجاہدانہ کرکے شہید ہوئے۔ اولاد امجاد ان کی حضرت خواجہ ابو القاسم و حضرت خواجہ بڈّا بہ عہد سلطنت خلجیوں کے چتور گڑھ میں شہید ہوئے۔ اعقاب ان کے قصبہ کوئل جلیسر المعروف ضلع علی گڑھ میں مدت تک رہے ۔ملک حسام الدین و ملک علی و ملک موجی زندہ پیر اولاد شیخ بڈّا و خواجہ ابو القاسم بہ انقلاب یا آنکہ مجاہدانہ موضع بھدوانی پرگنہ فخرپور سرکار بہرائچ میں تشریف لائے۔[3]

ملک حسام الدین و ملک علی و ملک موجی یہ تین بھائی تھے۔ حضرت ملک حسام الدین و ملک علی و ملک موجی جو موضع بھدوانی میں زندہ پیر کے نام سے مشہور تھے" یہ تینوں بھائی حضرت خواجہ ابو القاسم و خواجہ بڈھے کی اولاد امجاد میں تھے"جن کے مزارات چتّوڑ گڑھ (راجستھان) میں ہیں۔[4]

حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ نے لکھا ہے:۔

---

[1] خودنوشت سوانح حیات شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ (قلمی نسخہ ندوۃ العلماء، ص ۲)

[2] سلطان الشہداء حضرت سید سالار مسعود غازیؒ (سید ظفر احسن بہرائچی، ۲۰۱۱ء، ص ۵۶)

[3] آئینہ اودھ (مولوی ابوالحسن مانکپوری، ۱۸۸۶-۱۸۸۵ء مطابق ۱۳۰۳ھ ، ص ۱۳۵)

[4] حضرت سید ظفر احسن بہرائچی دامت برکاتہ نے راقم الحروف کے سوال پر یہ جواب دیا۔ (جنید احمد نور)

دراصل ان بزرگوں کا خاندان علوی نسب و حنفی مشرب ہے لیکن اس سبب سے کہ ان میں سے اکثر متقی و خصائل حمیدہ سے متصف رہے ہیں اور قاعدۂ ولایت یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو لقب خواجگی سے ملقب کرتے تھے اس لئے بہت سے لوگ خواجگان کے لقب سے مشہور تھے۔ اور چونکہ زمانۂ سابق میں سلاطین کا قاعدہ تھا کہ اپنے ارکان وخواص کو مَلک کا لقب دیا کرتے تھے اور ان بزرگوں میں سے ایک بزرگ شاہانِ وقت سے تعلق کی بناء پر ان کی جانب سے خطاب مَلِک پائے ہوئے تھے اس بناء پر ان کی اولاد مَلِک کے لقب سے مشہور ہوئی۔ فقیر (شاہ نعیم اللہؒ) کے خاندان میں علم زیادہ تر موروثی تھا (یعنی اس خاندان کے افراد موروثی طور پر عالم فاضل تھے۔)[5]

مولانا سید اجمل شاہ بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ

نام۔ قاضی سید عبد المالک المعروف سید اجمل شاہ بہرائچیؒ
نام والد۔ سید امجد الحسینی بہرائچیؒ
جائے ولادت۔ بہرائچ
تاریخ وفات۔ ۲۵؍رمضان ۸۶۴ھ مطابق ۱۴؍جولائی ۱۴۶۰ء
جائے وفات۔ بہرائچ
مقبرہ۔ نزد مزار حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ (قبرستان مولوی باغ) محلہ فری گنج اسٹیشن موڑ بہرائچ

حضرت سید سالار مسعود غازیؒ کے بعد بہرائچ کے جن بزرگوں کا تعلق بہرائچ سے رہا اور مقبولیت حاصل کی ان میں سلسلہ سہروردیہ کے مشہور بزرگ حضرت افضل الدین ابو جعفر امیر ماہ بہرائچیؒ (ولادت بہرائچ[6]۔ متوفی ۷۷۲ھ)، سید اجمل بہرائچیؒ، مخدوم سید بڈھن بہرائچیؒ، شیخ فیروز شہید بہرائچیؒ (جد امجد حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ)، سید سلطان بہرائچی، مولانا شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ، مولانا شاہ سید بشارت اللہ بہرائچیؒ قابل ذکر ہیں۔ ان میں حضرت مولانا شاہ اجمل بہرائچیؒ کا نام نامی کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ سید اجمل شاہؒ کو تمام سلاسل میں خلافت و اجازت حاصل تھی۔ آپ کے بارے میں مولانا سید عبد الحئ حسنیؒ لکھتے ہیں:۔

[5] خود نوشت سوانح حیات شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ (قلمی نسخہ ندوۃ العلماء، ص ۴)، ترجمہ از: آثار حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہیدؒ (سید ظفر احسن بہرائچی، مطبوعہ ۲۰۱۵ء، ص ۲۵۹)
[6] المطلوب فی عشق المحبوب (قلمی) (امیر ماہ بہرائچی، ص ۳۰، پروفیسر خ۔ا۔ نظامی نسخہ، علی گڑھ)

"شیخ اجمل بن امجد علی الحسینی جونپوری سرزمین ہندوستان کے مشہور مشائخ میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے طریقۂ سلوک شیخ جلال الدین حسین بن احمد بخاری اوچی سے حاصل کیا۔ شیخ جلال الدین نے ان کے برکت کی دعا کی چنانچہ انہوں نے کہا پیر بن جائیے میر بن جائیے اور وزیر بن جائیے تو اللہ نے سبحان و تعالیٰ نے ان کو خوب مال سے نوازا اور ایسی عہدہ و قضاء عطا کی جو جونپور میں چلتی تھی جب کہ ان کا تعلق شہر بہرائچ سے تھا۔ انہوں نے طریقۂ مداریہ شیخ معمر بدیع الدین المدار مکنپوری سے حاصل کیا۔ اور شیخ اجمل صاحب سے شیخ مبارک بن امجدؒ اور شیخ بڈھن بہرائچیؒ[7] اور دوسرے کثیر مخلوق نے حاصل کیا اور ان ک طریقۂ سلوک شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمہ اللہ کے واسطے سے عرب و عجم کے شہروں تک پہنچا۔ شیخ اجمل بن امجد کی وفات ۲۵ رمضان المبارک ۸۶۴ھ میں بہلول لودی کے زمانے میں ہوا جیسا مسالک السالکین میں مذکور ہے۔"[8]

قاضی سید عبد المالک المعروف سید اجمل شاہؒ کئی سلسلوں سے وابستہ تھے۔ آپ سلسلہ چشتیہ جہانیہ و قادریہ و سہروردیہ میں سید جلال الدین بخاری المعروف بہ جلال الدین جہانیاں جہاں گشتؒ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ آپ نے قاضی شیخ قوام الدین دہلویؒ سے بھی خرقہ خلافت پایا۔ معمولات مظہریہ میں حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ نے اجمل شاہؒ بہرائچی کے بارے میں لکھا ہیں :۔

سید اجمل شاہؒ کو بے شمار سلاسل سے نسبت حاصل تھی۔ قاضی سید عبد المالک المعروف سید اجمل شاہ بہرائچیؒ کو سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں اجازت اپنے پیر و مرشد سید جلال الدین مخدوم جہانیاںؒ سے اور انہیں خواجہ نصیر الدین روشن چراغ دہلویؒ سے انہیں سلطان المشائخ شیخ نظام الدین محمد بن احمد البداونیؒ (نظام الدین اولیاء ؒ) سے انہیں خواجہ فرید الدین گنج شکرؒ سے حاصل تھی۔ اسی طرح سلسلہ سہروردیہ کی اجازت آپ کو سید جلال الدین مخدوم جہانیاںؒ سے حاصل تھی انہیں حضرت شاہ رکن الدین عالمؒ سے انہیں اپنے والد شیخ بہاؤالحق زکریا ملتانی ؒ سے انہیں شیخ شہاب الدین سہروردیؒ سے۔ اسی طرح سلسلہ کبوریہ میں سید اجمل شاہؒ کو اجازت حاصل تھی اپنے مرشد سید جلال الدین مخدوم جہانیاںؒ سے انہیں اپنے دادا سید جلال الدین بخاریؒ سے انہیں حمید الدین سمرقندیؒ سے انہیں شمس الدین ابو محمد بن محمود بن ابراہیم الفرغانیؒ سے انہیں عطایاء الخالدیؒ سے انہیں شیخ احمدؒ سے انہیں بابا کمال جنیدیؒ سے انہیں نجم الدین الکبریؒ سے انہیں عمار یاسرؒ سے انہیں شیخ الدین ابو نجیب سہروردیؒ سے۔ سلسلہ قادریہ میں آپ کو اجازت اپنے مرشد سید جلال الدین مخدوم جہانیاںؒ سے انہیں سید جلال الدین بخاریؒ سے انہیں عبید غیبیؒ سے انہیں ابوالقاسم فاضلؒ سے انہیں شیخ ابوالمکارم فاضلؒ سے انہیں قطب الدین ابوالغیث ؒ سے انہیں شیخ شمس الدین علی الافلحؒ سے انہیں شیخ شمس الدین الحدادؒ سے انہیں شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانیؒ سے۔ سلسلہ مداریہ قلندریہ کی اجازت آپ کو شاہ بدیع الدین شاہ مدارؒ سے بغیر کسی واسطہ سے حاصل ہوئی انہیں طیفور

---

[7] حضرت اجمل شاہ اور حضرت مبارک شاہؒ غالباً سگے بھائی تھے۔ جبکہ حضرت مخدوم بدھن شاہ بہرائچیؒ قریبی عزیز اور ایک ہی خاندان کے فرد تھے۔ کچھ سالوں تک حضرت اجمل شاہؒ اور مخدوم بڈھن شاہ بہرائچیؒ کے مقابر کا انتظام خانقاہ نعیمیہ مولسری مسجد، بڑی ہاٹ، بہرائچ کے ذریعہ ہی دیکھا جاتا تھا۔ (جنید احمد نور)

[8] نزھتہ الخواطر (مولانا سید عبد الحئ حسنی، جلد ۳ صفحہ ۲۳۶، مطبوعہ ۱۹۹۹ء)

شامیؒ سے انہیں عین الدین شامیؒ سے۔ اسی طرح سلسلہ نقشبندیہ میں سید اجمل شاہ بہرائچیؒ خلیفہ تھے شاہ عبد الحقؒ کے وہ خلیفہ تھے خواجہ یعقوب چرخیؒ کے اور وہ خلیفہ تھے حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندیؒ کے۔[9]

محمد غوثی شطاری مانڈوی اپنی تصنیف ''گلزارِ ابرار'' میں شاہ بدیع الدین مدارؒ کے خلفاء کے حالات لکھتے ہوئے سید اجمل شاہ بہرائچیؒ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قاضی عبد المالک بہرائچیؒ کے زمانہ کے تمام اہل دولت شاہ سے لیکر سپاہی تک دوام دولت اور قیام سلطنت کے بارہ میں آپ کی مراد بخش دعا کے نیاز مند تھے۔ اور نیز آپ کی فاتحہ کو خاتمہ بخیر کے بالکل ساتھہ ساتھہ پاتے تھے۔ آپ کی تربت بہرائچ میں ہے۔[10]

مشائخ نقشبندیہ ابوالعلائیہ کے مصنف نے خواجہ عبد الحقؒ المشتہر بہ محی الدین کے احوال میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ سید اجمل شاہ بہرائچیؒ سلسلہ نقشبندیہ میں خواجہ عبد الحق امشتہر بہ محی الدینؒ کے خلیفہ تھے۔[11]

معین احمد علوی کاکوری صاحب مشہور علمی رسالہ ''معارف'' میں لکھتے ہیں :

آپ علوم شریعت وطریقت کے جامع، ورع و تقویٰ میں بلند پایہ اور اپنے زمانے کے نامور مشائخ میں تھے۔ سلسلۂ عالیہ چشتیہ، قادریہ وسہروردیہ میں حضرت جلال الدین بخاری مشہور بہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے مرید وخلیفہ تھے۔ خرقۂ خلافت میں حضرت قاضی شیخ قوام الدین دہلویؒ سے پایا تھا جو حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کے مرید و خلیفہ تھے اور ان کی وفات کے بعد حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی خدمت میں حاضر ہو کر مرتبہ تکمیل اور درجۂ خلافت حاصل کیا۔

سلطان ابراہیم شرقی بادشاہ جونپور کو ان (سید اجمل شاہؒ) سے بڑی عقیدت تھی۔ اس نے اپنی سلطنت میں آپ کو صدر جہاں کے عہدے پر ممتاز کیا تھا۔ ان کے لئے دریا کے کنارے نہایت خوبصورت مسجد بنوائی تھی جو آج بھی 'جھنجری مسجد' کے نام سے مشہور ہے۔ سلطان ابراہیم شرقی کا ایک شاہزادہ اور خود سلطان بھی آپ کی خانقاہ کے قریب دفن ہیں۔ ایک مرتبہ سلطان ان کو اپنے ساتھ بنگالہ کی مہم پر بھی لے گیا تھا۔

مولانا عبد الحق محدث دہلویؒ لکھتے ہیں کہ ایک سید تھے جن کو شیخ اجمل کہتے ہیں اپنے وقت کے بزرگوں میں شمار ہوتے تھے۔ ایک بار قاضی شہاب الدینؒ دولت آبادی وزیر سلطنت جونپور اور قاضی صدرِ جہاں سید اجمل بہرائچیؒ سے کسی امیر کی محفل میں آگے پیچھے بیٹھنے پر کچھ چشمک اور گفتگو ہوگئی۔ قاضی شہاب الدین علم میں ان سے زیادہ متبحر تھے۔ ان کے دل میں وزارت عظمیٰ کے ساتھ علم کے وقار کا سوال بھی پیدا ہوا۔ شاہ اجملؒ سے یہ کہہ کر کہ آپ کا علم مشکوک اور مشتبہ ہے اس لیے

---

[9] معملولات مظہریہ ترجمہ اردو مطبوعہ (۲۰۰۷ء، ص۵۷-۵۸)

[10] گلزارِ ابرار ترجمہ اردو (۲۰۰۷ء، ص۷۷)

[11] مشائخ نقشبندیہ ابوالعلائیہ (۱۹۹۱ء، ص۱۱۲)

مجھ کو آگے بیٹھنا چاہیے۔ بیٹھنے میں سبقت لے گئے اور سید صاحب بوجہ آلِ رسولؐ ہونے کے اپنی افضلیت چاہتے تھے۔ غرض یہ کہ بحث چل پڑی اور قاضی شہاب الدین دولت آبادی نے ایک رسالہ علم کی افضلیت پر لکھ ڈالا لیکن جب قاضی صاحب کے استاد کو اس بحث اور رسالہ کی اطلاع ہوئی تو ان کی یہ جسارت پسند نہ آئی اور ان کی طرف سے مزاج میں برگشتگی پیدا ہو گئی۔[12]

شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ اس واقعہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ بعد میں قاضی صاحب نے اپنے ان خیالات سے توبہ کی اور ایک کتاب بنام "مناقب السادات" لکھی اور پہلے جو کچھ بھی لکھا اور کہا تھا اس سے معذرت چاہی۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں قاضی صاحب کو خواب میں نبی ﷺ نے تنبیہ فرمائی اور فرمایا کہ سید اجمل کو راضی کرو، اس کے بعد آپ سید اجمل کے پاس گئے اور معافی مانگ کر ماسبق خیالات سے رجوع کیا اور پھر "مناقب السادات" لکھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔[13]

مولوی عبد الستار لکھتے ہیں :

خانوادہ طیفوریہ کے کئی گروہ نکلے جن میں شطاریہ حضرت خواجہ عبد اللہ شطاریؒ سے اور طبقاتیہ یا مداریہ حضرت شمس العارفین شاہ بدیع الدین قطب المدارؒ سے۔ حضرت قطب المدارؒ کے پانچ خلیفہ تھے۔ دوسرے خلیفہ کا ذکر کرتے ہوئے سید اجملؒ تھے آپ کے پیرو اجملی کہلاتے ہیں۔[14]

حضرت قاضی عبد الملک قدس سرہ جو اپنے زمانے کے عظیم مشائخ میں تھے 'چوں کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں بادشاہ و امراء کی تربیت کے لئے پیدا فرمایا تھا اس لئے ان کے زمانے کے سلاطین اُمورِ سلطنت اور اپنی مشکلات میں ان کی طرف رجوع کرتے اور ان کی دعاؤں کے طلب گار رہتے۔ آپ نے حضرت سید بدیع الدین مدارؒ کے حالات و مقامات کے بیان میں ایک بڑی کتاب عربی زبان میں تالیف فرمائی تھی۔ اپنے وطن جو کہ بہرائچ تھا 'میں آرام فرما رہے ہیں۔[15] (ترجمہ از: سید ظفر احسن بہرائچی)

مولانا امیر احمد قاسمی لکھتے ہیں :

مولانا سید اجمل شاہؒ اور سید بڈھن بہرائچیؒ وہ مشہور بزرگ ہیں جن سے ابراہیم شاہ شرقی کے دربار میں ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادیؒ کا مناظرہ ہوا تھا۔[16]

قاضی سید عبد المالک المعروف بہ شاہ اجمل بہرائچیؒ ۲۵ رمضان ۸۶۴ھ مطابق ۱۴ جولائی ۱۴۶۰ء (بعہد سلطان بہلول لودی) کو اس دار فانی سے رخصت ہوئے۔ آپ کا مزار بہرائچ میں نزد اسٹیشن موڑ (قبرستان مولوی باغ / احاطہ شاہ نعیم

---

[12] معارف (جنوری ۱۹۹۲ء ص ۶۳، ۶۲)

[13] اخبار اخیار (ترجمہ اردو) ۲۰۰۴ء، ص ۳۸۳

[14] اخبار اخیار (ترجمہ اردو) ۲۰۰۴ء، ص ۳۸۳

[15] تذکرۃ المتقین (سید امیر حسن، ۱۸۷۵ء، ص ۴۸، مطبوعہ منشی نول کشور، لکھنؤ)

[16] نور العلوم کے درخشندہ ستارے، ۲۰۱۱ء، ص ۱۹

اللہ بہرائچیؒ) مزار کے قریب واقع ہے۔ جو بہرائچ سے گونڈہ جانے پر مولوی باغ موڑ پر واقع پٹرول پمپ کے بغل میں ایک چہار دیواری کے اندر کھجور کے درخت کے نیچے ہے۔

اب آپ کی اولاد میں حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ کے گھرانے کے ذریعہ سلسلہ رشد وہدایت قائم ہے۔[17]

قطعہ تاریخ وفات (بحوالہ معارف ۱۹۹۲ء)

شاہ اجمل ولی پاک خدا   عطر اللہ قبرئہ ابدا

چون بخلد برین سفر فرمود   بست وپنجم زماہ رمضان بود

سال نقلش خردچوگو ہر سفت   شد ولی جہاں بخت گفت

بازترحیل آں چہ خوب و خنک   رحمتہ اللہ علیہ گفت ملک

باز نقلس بہ اختلاف سند   شیخ اہل کمال گفت خرد

۸۶۴ھ

مخدوم سید اللہ داد بہرائچیؒ

نام۔ حضرت مخدوم سید اللہ داد بہرائچیؒ

نام والد۔ سید مخدوم بڈّھےؒ

جائے وفات۔ محلہ بڑی ہاٹ بہرائچ

حضرت مخدوم سید اللہ داد بہرائچیؒ۔ سید بڈھن بہرائچیؒ کے والد ماجد۔ آپ کا خاندان ساتویں صدی ہجری میں ہلاکو خاں کے پر فتن زمانہ سے پناہ حاصل کرنے کے لیے بغداد سے ہندستان آیا تھا اور علاقہ اودھ کے بہرائچ میں اقامت اختیار کی اور بہرائچ میں ایک محلہ مخدوم پورہ کے نام سے آباد کیا جو موجودہ وقت میں بڑی ہاٹ کے نام سے مشہور و معروف ہے۔

سید ظفر احسن بہرائچی لکھتے ہیں:۔

---

[17] معارف (جنوری، ۱۹۹۲، ص، ۶۵)

آپ (مخدوم بڈھنؒ) کے والدین کے مزارات مبارکہ شہر بہرائچ محلہ بڑی ہاٹ میں بدھ ساگر وکیل کی کوٹھی کی چہاردیواری کے باہر پورب جانب چہاردیواری سے لگے ہوئے ایک اونچے چبوترے پر واقع ہیں۔وکیل صاحب نے کوٹھی کی چہاردیواری سیدھی کرنے کے غرض سے ان مزارات مبارکہ کو اندار کر لیا تھا اسی سے تباہی وبربادی کے آثار ظاہر ہونے لگے ۔خود وکیل صاحب بھی مختلف امراض میں مبتلا ہو کر لاولد دنیا سے چل بسے۔بعد میں ان کے رشتہ داروں نے مجبور ہو کر مزارات شریفہ کو چہاردیواری سے باہر کر دیا لیکن آج بھی کوٹھی پر ویرانیت اور نحوست کے آثار نمایاں ہیں۔اعاذنااللہ سبحانہ من سوء ادب المشائخ و اولیائہ و غضبھم و عتابھم۔اس چبوترے پر تین مزارات ہیں ایک مزار مخدوم بڈھن شاہؒ کے والد مخدوم سید اللہ دادؒ دوسرا مخدوم بڈھنؒ کی والدہ ماجدہ اور تیسرا مخدوم بڈھنؒ کے فرزند جلیل القدرؒ کا ہے۔[18]

مخدوم سید بڈھن شاہ بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ

نام۔حضرت مخدوم سید بڈھن شاہ بہرائچیؒ

نام والد۔حضرت مخدوم سید اللہ دادؒ بن سید مخدوم بڈّھےؒ

تاریخ ولادت۔رمضان (سن اور تاریخ کا ذکر کسی کتاب میں نہیں ملا)

جائے ولادت۔بڑی ہاٹ بہرائچ

تاریخ وفات۔۸/شوال ۸۸۰ھ مطابق ۴/فروری ۱۴۷۶ء

جائے وفات۔بہرائچ (اودھ) اترپردیش

مقبرہ۔آستانہ واقع محلہ فری گنج،اسٹیشن روڈ،نزد قبرستان مولوی باغ شہر بہرائچ

سید بڈھن شاہ بہرائچیؒ قاضی سید عبد المالک المعروف سید اجمل شاہ بہرائچیؒ کے خلیفہ تھے۔سید بڈھن بہرائچیؒ کی پیدائش شہر بہرائچ کے محلہ بڑی ہاٹ میں ماہ رمضان میں ہوئی تھی۔

سید بڈھن شاہ بہرائچیؒ کا سلسلۂ نسب سادات حسینی سے ملتا ہے۔آپ کے بزرگ ساتویں ہجری میں کاشغر سے وارد

[18] آثار حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہیدؒ مطبوعہ ۲۰۱۵ء، ص ۲۹۸

ہو کر بہرائچ میں متوطن ہوئے یہ اور شاہ اجمل بہرائچیؒ ایک ہی خاندان سے تھے۔ قاضی جمال الدین عرف قاضی چندن کے بھائی قاضی دانیال کے یہاں رشتہ قائم ہونے کی وجہ سے انھوں نے بہرائچ میں توطن اختیار کیا۔[19]

معین احمد علوی کاکوروی آپ کے نام کے بارے میں مولانا شاہ اسلمؒ سجادہ نشین خانقاہ نعیمیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

مولانا شاہ محمد اسلم صاحبؒ نے فرمایا کہ ہمارے خاندان میں ثقہ بزرگوں کے ذریعہ جو دو(۲) روایات سینہ بسینہ محفوظ چلی آرہی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت مخدوم بڈھن رمضان شریف میں پیدا ہوئے۔ دن میں کبھی آپ دودھ نہیں پیتے تھے۔ دوسرے ان کے سر کے بال بوقت پیدائش سفید تھے۔[20]

سید ظفر احسن بہرائچی سجادہ نشین خانقاہ نعیمیہ آپ کے نام کے بارے میں لکھتے ہیں:

آپ کی ولادت کے وقت آپ کے سر کے تمام بال سفید تھے اس لیے آپ کا نام بڈھن پڑ گیا تھا۔[21]

معین احمد علوی کاکوروی صاحب لکھتے ہیں کہ مولانا شاہ محمد اسلم صاحبؒ جانشین خانقاہ نعیمیہ نے خود راقم سے بیان کیا میرے نانا مولانا شاہ ابو محمد صاحب نواسہ شاہ نعیم اللہؒ (متوفی ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۱۶ء) کی ایک تحریر ہمارے خاندانی کاغذات میں محفوظ ہے جس سے معلوم ہوا کہ بہرائچ کی آبادی پہلے پھوس کے چھپروں سے گاؤں کے انداز پر آباد تھی۔ پختہ مکانوں میں صرف ہمارا ہی پہلا مکان تھا جو مولسری والی مسجد سے ملحق اب بھی موجود ہے۔ اس کی تاریخ تعمیر "این است محل رکت" یعنی زمانۂ شہنشاہِ جہانگیر ہے۔ زمانۂ قدیم زمانے میں پھونس کے مکانات ہونے کی وجہ سے بہرائچ میں دو بار بھیانک آگ لگی۔ جس میں لوگوں کا اثاثہ ضائع ہو گیا کہ اسی آگ میں شاہ بڈھنؒ کے گھر کا اثاثہ قیمتی نوادرات اور نسخ سب ضائع ہو گئے۔[22]

سید بڈھن بہرائچی نے شیخ عبد المقتدر بن رکن الدین شریحیؒ کے واحد شاگرد مخدوم شیخ حسام الدین فتح پوریؒ سے حاصل کی تھی اور ان ہی سے سلسلہ چشتیہ کی اجازت پائی تھی۔ مخدوم شیخ حسام الدین فتح پوریؒ کی وفات کے بعد آپ سید اجمل شاہ بہرائچی ؒ کی خدمت میں پہنچے اور ان سے مکمل باطنی تعلیم حاصل کر کے ان کے جلیل القدر خلیفہ ہوئے۔

مولانا سید عبد الحیٔ حسنیؒ اپنی کتاب نزہتہ الخواطر میں لکھتے ہیں :

الشیخ الصالح الفقیہ السید بڈھن البہرائچیؒ کا شمار مشہور و معروف مشائخ کرام میں ہوتا تھا۔ آپ نے علوم ظاہری کی تعلیم اور سلسلہ چشتیہ کی اجازت شیخ حسام الدین فتح پوری سے حاصل کی جو شیخ عبد المقتدر بن رکن الدین شریحیؒ کے شاگرد اور فیض

---

[19] معارف (جنوری ۱۹۹۲ء، ص ۵۸)

[20] معارف (جنوری ۱۹۹۲ء، ص ۶۱)

[21] آثار حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہیدؒ مطبوعہ ۲۰۱۵ء، ص ۲۹۹

[22] معارف (جنوری ۱۹۹۲ء، ص ۵۹)

یافتہ تھے۔ سید بڈھن بہرائچیؒ نے سلسلہ مداریہ و سہروردیہ اور دیگر مشہور سلاسل کی اجازت وخلافت سید اجمل شاہ بہرائچیؒ سے حاصل کی اور ان سے شیخ (درویش) محمد بن قاسم اودھی ؒ نے اجازت اور خلافت حاصل کی۔[23]

آپ کے فرزند اکبر سید شاہ فتح چشتیؒ آپ کے خلیفہ اور جانشین ہوئے اور دوسرے خلیفہ شیخ درویش محمد اودھی بن شیخ قاسم اودھیؒ بہت مشہور ہوئے۔ شیخ درویش محمد اودھیؒ (متوفی ۸۹۶ھ) کے خلیفہ شیخ عبد القدوس گنگوہیؒ (متوفی ۹۴۴ھ) ان کے خلیفہ شیخ رکن الدین گنگوہیؒ (متوفی ۹۸۳ھ) ان کے خلیفہ مخدوم عبد الاحد سرہندیؒ (متوفی ۱۰۰۷ھ) ان کے خلیفہ حضرت مجدد الف ثانیؒ (متوفی ۱۰۳۴ھ)۔[24]

"آئینہ اودھ" کے مصنف مولوی ابوالحسن مانکپوری اپنی ملازمت کے دوران ۱۸۷۵ء میں بہرائچ آئے اور مخدوم سید بڈھن بہرائچیؒ کی اولادوں سے ملے تھے۔ مصنف "آئینہ اودھ" نے سید بڈھن بہرائچی کے حالات میں آپ کی اولاد کا ذکر اس طرح کیا ہے۔

"ان مخدوم سید بڈھن بہرائچیؒ کی اولاد میں مولوی سید ابوالحسن بہرائچی ؒ نواسئہ شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ خلف الرشید مولوی شاہ بشارت اللہ بہرائچیؒ صاحب ہیں۔ مولانا سیدنا مخدوم سید بڈھن ؒ کے طہارتِ نسب میں کوئی شق نہیں، مگر علی الاتصال شجرہ پدری مؤلف کو نہ ملا اس باعث سے اس کے لکھنے میں معذوری ہوئی، اور کچھ چکوک و دیہات معافی کے اس خاندان میں تھے۔ عمل داری سرکار انگلیشیہ میں اثر قانونی سے ایک تعلقہ دار کے قبضہ جاتے رہے۔ اب محض توکل پر بسر اوقات ہے۔"[25]

مخدوم سید بڈھن بہرائچیؒ کی تاریخ وفات کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ مولوی عبد الستار اپنی کتاب میں آپ کی وفات کی تاریخ لکھتے ہیں کہ سید بڈھن شاہؒ نے تاریخ ۸ / شوال ۸۸۰ء کو بعہد سلطنت سلطان بہلول لودی کے وفات پائی۔ مزار پُر انوار شہر بہرائچ میں بستی سے اوتر قریب مزار حضرت مولوی شاہ نعیم اللہ قدس سرہؒ کے زیر درخت املی بالائی چبوترہ پر واقع ہے۔[26]

آپ کے سالانہ عرس کے بارے میں سید شاہ ظفر احسن بہرائچی لکھتے ہیں:۔

راقم الحروف نے اپنے بزرگوں کی تحریروں میں ۱۷/ رجب لکھا ہوا پایا۔ بہرائچ میں آپ کا عرس ۱۷/ رجب ہی کو ہوتا ہے۔[27]

---

[23] نزہتہ الخواطر جلد ۳ ص ۲۴۰

[24] آثار حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہیدؒ مطبوعہ ۲۰۱۵ء، ص ۳۰۲

[25] آئینہ اودھ ص ۱۳۶

[26] مسالک السالکین، ص ۴۴۰

[27] آثار حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہیدؒ مطبوعہ ۲۰۱۵ء، ص ۳۰۲

قطعہ تاریخ وفات بحوالہ مسالک السالکین (معارف، جنوری، ۱۹۹۲ء)

مقتدائے طریقۂ احسن　　شیخ اہل جہاں شہ بڈھن

رفت زین جہان حزن وملال　　ہشتمین بود از مہ شوال

سال ترحیل آن خرد فرمود　　صاحب کشف شاہ بڈھن بود

۸۸۰ھ

شاہ نعیم اللہ نقشبندی مجددی مظہری بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ

نام۔ مولانا شاہ نعیم اللہ بہرائچی ؒ

تخلص۔ نعیمؔ

نام والد۔ حضرت ملک غلام قطب الدین ؒ

تاریخ ولادت۔ ۱۱۵۳ھ مطابق ۱۷۳۸ء

جائے ولادت۔ موضع بھدوانی پرگنہ فخرپور ضلع بہرائچ

تاریخ وفات۔ ۵/ صفر ۱۲۱۸ھ مطابق ۲۷/ مئی ۱۸۰۳ء

مقبرہ۔ مزار واقع احاطہ شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ (گیند گھر میدان) محلہ غلام علی پورہ بہرائچ

حضرت مولانا شاہ نعیم اللہؔ بہرائچی کی پیدائش ۱۱۵۳ھ مطابق ۱۷۳۸ء میں ہوئی۔ آپ کا مقام پیدائش موضع بھدوانی قصبہ فخرپور ضلع بہرائچ ہے۔ آپ کے والد کا نام غلام قطب الدین تھا۔ شاہ نعیم اللہؒ صاحب علوی نسب تھے۔

شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ نے اپنا سلسلہ نسب:۔

حضرت شاہ نعیم اللہ بن غلام قطب الدین عرف ملک کالے بن ملک غلام محمد بن ملک آدم بن ملک مبارک بن ملک جلال بن ملک نصیر الدین بن ملک ہیبت بن ملک احمد بن ملک حسام الدین۔[28]

[28] خود نوشت سوانح حیات شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ (قلمی نسخہ ندوۃ العلماء، ص۱)

آپ کے مورثِ اعلی خواجہ عماد خلجی ہمراہ سید سالار مسعود غازیؒ کے ہندستان آئے تھے اور بارہ بنکی کے قصبہ کنتور میں جنگ میں جام شہادت نوش فرمایا تھا۔ شاہ نعیم اللہ نے سات سال کی عمر میں شیخ محمد روشن بہرائچی کی خدمت رسم بسم اللہ ادا کی۔ رسم بسم اللہ کے ایک سال ہی میں آپ نے قرآن مجید ختم فرما کر درسیہ فارسیہ کی طرف توجہ فرمائی اور شہر بہرائچ کے اساتذہ سے مختصرات کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد علوم عربیہ کی تحصیل کا شوق ہوا اور اس کو حاصل کرنے کے لیے لکھنؤ ،شاہجہاں پور، بریلی، مرادآباد، دہلی کے متعدد سفر کیا اور علوم ظاہری حاصل کیا۔ علوم ظاہری سے فراغت کے بعد علم باطن حاصل کرنے کا شوق ہوا اور ۱۱۸۶ھ لکھنؤ میں مرزا مظہر جان جاناںؒ کے خلیفہ محمد جمیل نقشبندیؒ سے فیض باطنی حاصل کیا اور طریقۂ نقشبندیہ مجدیہ کے اذکار و اشغال سیکھے۔ بعد میں ۱۱۸۹ھ مطابق ۱۷۷۵ء میں دہلی گئے اور مرزا مظہر جان جاناںؒ کی خدمت میں پہنچ کر بیعت ہونے کا شرف حاصل کیا اور چار سال تک مرزا مظہر جان جاناںؒ کی خدمت میں رہے اور خرقۂ خلافت و طریقۂ نقشبندیہ، قادریہ چشتیہ اور سہروردیہ کی خلافت اور اجازت حاصل کر کے ۱۱۳۹ھ مطابق ۱۷۷۹ء میں بہرائچ واپس آئے۔ مرزا مظہر جان جاناں آپ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ تمہاری (شاہ نعیم اللہ بہرائچی) چار سال کی صحبت دوسروں کی بارہ سال کی صحبت کے برابر ہے۔ شاہ نعیم اللہ بہرائچی کو شاہ غلام علی نے جامع معقول و منقول کہا ہے۔[29]

مولانا مولوی محمد حسن نقشبندی مجددی لکھتے ہیں :

حضرت مولوی نعیم اللہ ساکن بہرائچ حضرت مرزا صاحب قدس سرہ خلفاء نامدار میں سے ہیں۔ آپ جامع معقول و منقول تھے۔ چار سال تک حضرت مرزا صاحب کی صحبت میں رہے۔ حضرت مرزا صاحب فرمایا کرتے تھے کہ تمہاری چار سال کی صحبت اوروں کی بارہ سال کی صحبت کے برابر ہے۔ حضرت مرزا صاحب قبلہ آپ کے حال پر نہایت عنایت فرماتے اور فرماتے کہ تمہارے نور نسبت اور فیض صحبت سے عالم منور ہو گا۔ پس ایسا ہی ہوا۔ حضرت نے بروقت عطاء اجازت و خلافت ہر سہ جلد مکتوبات قدسی آیات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ بھی ان کو عطا فرمائی تھیں۔ اور فرمایا کہ دولت یعنی مکتوبات شریف جو میں نے تم کو دیئے کسی مرید کو نہیں دیئے۔ فرمایا کہ مشائخ طریقت جو اپنے مریدوں کو خلعت خلافت دیا کرتے ہیں۔ جو میں نے تم کو دیا ہے۔ یہ سب میں بہتر ہے۔ اس نعمت کا شکر اور قدر کرنا۔ یہ تمہارے واسطے ظاہر اور باطن کا ایک خزانہ ہے۔ اور اگر طالب جمع ہوا کریں۔ اور فرصت ہوا کرے تو بعد عصر کے سب کے سامنے پڑھا کرنا اور بجائے مرشد اور مربی کے ہے۔ آپ بکمال اخلاق حسنہ آراستہ تھے۔ اور صبر مین نہایت صبر و توکل سے اوقات یاد خدا میں بسر کرتے۔ آخر میں مولانا مولوی محمد حسن نقشبندی مجددی نے لکھا ہے کہ راقم الحروف نے آپ کے مزار کی زیارت کی ہے۔[30]

---

[29] مقامات مظہری ص۳۸۹

[30] کتاب مستطاب حالات حضرات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ صفحہ ۳۰۵

سید ظفر احسن بہرائچی نے آپ کے خلفاء کے بارے میں لکھتے ہیں: شاہ نعیم اللہ بہرائچی سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ کے مشہور بزرگ ہیں۔ آپ کے خلفاء کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ شاہ مراداللہ فاروقی تھانیسری لکھنویؒ (مزار مراد علی لین ،اکھاڑہ کریم اللہ شاہ متصل رائل ہوٹل (باپو بھون) لکھنؤ میں ہے۔ مولوی محمد حسن کٹکیؒ (مزار مولوی محلہ پوسٹ مہاسنگھ پور ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ)، مولوی کرامت اللہؒ (مزار درگاہ پیر جلیل لکھنؤ)، مولوی نور محمدؒ (مزار درگاہ پیر جلیل لکھنؤ)، حاجی سید احمد علیؒ (مزار مسجد ٹاٹ شاہ چوک فیض آباد اودھ)، سید محمد دوستؒ (مزار مسجد ٹاٹ شاہ چوک فیض آباد اودھ)، میر محمد ماہؒ (حضرت میر محمد ماہؒ خاندانِ حضرت امیر ماہ بہرائچیؒ کے ایک فرد تھے۔ آپ کے خاندان کے بعض افراد نے زمینداری بچانے کے لئے مذہب امامیہ کے پیروگار ہوگئے تھے۔) وغیرہ۔[31]

آپ نے مرزامظہر جان جاناں کے حالات پر دو کتابیں لکھی ہیں۔ بشارات مظہریہ اور معمولات مظہریہ ان میں مرزا مظہر جان جاناں کے خاندانی اور ذاتی حالات اور مشغلوں کے علاوہ مرزامظہر جان جاناں کے معمولات کا تفصیل سے ذکر ہے۔ بشارات مظہریہ قلمی اور ضخیم ہے اور ۲۱۰ر اوراق پر مشتمل ہے اس کا ایک نسخہ برٹش میوزیم (لندن) میں محفوظ ہے، جبکہ دو نسخہ علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی میں محفوظ ہیں۔ معمولات مظہریہ چھپ چکی ہے۔ شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ نے مرزامظہر جان جاناں صاحب کے مکتوبات کا ایک انتخاب بھی ''رقعات کرامت سعات'' کے نام سے تیار کیا تھا جو شائع ہو چکا ہے۔ سید ظفر احسن بہرائچی اپنی کتاب ''آثار حضرت مرزامظہر جان جاناں شہیدؒ ''میں صفحہ ۳۲۲ پر لکھتے ہیں کہ شاہ نعیم اللہ بہرائچی ؒ نے کئی کتابیں تالیف کی جو اس طرح ہے۔

(۱) رسالہ ادعیہ ماثورہ (عربی / فارسی) (۲) بشارات مظہریہ (نسخہ برٹش میوزیم (لندن) میں محفوظ) (۳) مثنوی در مدح حضرت مظہرؒ و خلفائے ایشاں (اردو غیر مطبوعہ) (۴) معمولات مظہریہ (مطبوعہ) (۵) مثنوی در مدح سلاسل طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ (اردو غیر مطبوعہ) (٦) رسالہ دراحوال حضرت مرزامظہر (۷) متفرق اشعار بہ زبان اردو و فارسی (۸) مکتوبات مرزامظہر جانِ جاناں (۹) شرح سفر السعادت (۱۰) رقعات مرزا مظہر حصہ اول (مطبوعہ) (۱۱) حاشیہ رسالہ میر زاہد (۱۲) (۱۲) رقعات کرامت ساعت حصہ اول (مطبوعہ) (۱۳) حاشیہ رسالہ ملاجلال (۱۴) خودنوشت سوانح حیات (احوال نعیم اللہ بہرائچی) (غیر مطبوعہ) (۱۵) خلاصۂ وصیت ہائے خاصہ از کلمات اکابر ثلثہ (۱٦) مجموعۂ مکاتیب قاضی ثناء اللہ پانی پتی (مطبوعہ) (۱۷) خلاصۂ بیاض حضرت حاجی محمد افضل محدث سیالکوٹی (عربی / فارسی) (۱۸) رسالہ انفاس الاکابر (در خصائص طریقۂ نقشبندیہ) (مطبوعہ (۱۹) خطبات جمعہ (عربی)، (۲۰) رسالہ انوراالضمائر (در تحقیق درویشی و معنی قیومیت (مطبوعہ) (۲۱) ۔وصیت نامہ (۲۲) رسالہ یقول الحق (در رد اعتراضات شیخ عبد الحق محدث دہلوی بر کلام حضرت

[31] آثار حضرت مرزامظہر جان جاناں شہیدؒ مطبوعہ ۲۰۱۵ء، ص ۲۷۰-۲۷۱

مجدد)(۲۳)مکاتیب شریفہ(۲۴)رسالہ سلسلۃ الذہب(در سلوک طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ) (۲۵)دیباچہ (عربی) بر کتاب شیخ محمد عابد سنامی(۲۶)رسالہ المعصومہ

پروفیسر محمد اقبال مجددی نے آپ کی تصنیف کے یہ نام لکھے ہیں:۔

(۱)بشارات مظہریہ(فارسی نثر)،(۲)معمولات مظہریہ (فارسی نثر)(۳)انفاس الاکابر (فارسی نثر)(۴)انوار الضمائر،(۵)رسالہ شمسیہ مظہریہ(۶)رقعات کرامات سعادت مرزا مظہر (فارسی نثر)(۷) رسالہ در بیان نسبِ خود۔[32]

یہاں پر آپ کی تصنیف کردہ کتابوں کے بارے میں اختلاف ہے۔بقول پروفیسر اقبال مجددی کے شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ کی صرف سات(7) کتابیں ہے۔جبکہ خانقاہ شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ کے سجادہ نشین حضرت سید ظفر احسن نے اپنی تصنیف میں صفحہ ۳۲۳ پر شاہ نعیم اللہ صاحب کی تصانیف کی تعداد ۲۶ لکھی ہے۔جن میں سے کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔(واللہ اعلم)۔مشہور شاعر اور درگاہ شاہ مراد اللہ صاحب فاروقیؒ تھانیسری ثم لکھنوی کے نگراں مرحوم بشیر فاروقی لکھنوی 'گلزارِ مراد'صفحہ ۸ پر آپ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ کے دست مبارکہ کا تحریر کردہ قرآن مجید بھوپال میں حضرت مولانا منظور احمد خاں صاحب جو حضرت مولانا شاہ فضل احمد رائے پوریؒ کے عزیز ہیں کے پاس موجود ہے۔''

شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ کی وفات ۵/ صفر ۱۲۱۸ھ مطابق ۱۸۰۳ء میں ۶۵ سال کی عمر میں بروز جمعہ نماز عصر کی تیسری رکعت کے سجدے میں ہوئی تھی۔ آپ کی تدفین جہاں ہوئی وہ آج احاطہ شاہ نعیم اللہؒ (گیند گھر میدان) کے نام سے پورے شہر میں مشہور ہے۔ آپ کے مزار اور چہار دیواری کی تعمیر ۱۸۱۱ء مطابق ۱۲۲۶ھ میں اسی نقشہ کے مطابق کرائی گئی جس نقشہ کے مطابق شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ نے مرزا مظہر جان جاناںؒ کی مزار کی تعمیر کرائی تھی۔جو آج بھی اسی حالت میں موجود ہے۔

اسی احاطہ کے ایک حصہ میں محکمہ تعلیم کے دفاتر اور ایک سرکاری نسواں انٹر کالج بھی قائم ہیں۔گیند گھر میدان آپ کے ہی خاندان کی ملکیت تھی جس کا بڑا حصہ انگریزی حکومت نے قبضہ کر لیا تھا۔''معارف'' کے شمارہ فروری ۱۹۹۲ء میں معین احمد علوی ذیل قطعہ تاریخ وصال نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ معمولات مظہریہ میں ذیل قطعہ تاریخ وفات درج ہے۔

مولوی صاحب نعیم اللہ در وقت نماز　　بہر سجدہ نہا دہ کرو رحلت زین جہان

سال تاریخش چوا نور بادل غمگین بجست　　ہاتفے گفتا زسرشد سوئے حق راہِ روان

۱۲۱۸ھ

[32] تذکرہ علماء ومشائخ پاکستان وہند جلد دوم مطبوعہ ۲۰۱۵ء، ص ۹۷۱

جبکہ آثار مرزامظہر جان جاناں شہیدؒمیں صفحہ ۳۲۹پر مصنف سید ظفر احسن بہرائچی نے دیگر قطعات کے ساتھ اس قطعہ کو اس طرح لکھا ہے۔

مولوی صاحب نعیم اللہ در وقت نماز　　بہر سجدہ نہا دہ کرو رحلت زین جہاں

سال تاریخش چوا نور بادل غمگین بجست　　ہاتفے گفتہ زسرشد سوئے راہِ حق رواں

۱۲۱۸ھ

رحلت نمود مولوی نعیم اللہؒ وقتِ شام　　سر رابہ سجدئہ باری نہادہ بہ عشق تام

کر دم سوال سالِ تواریخ راز غیب　　ہاتف بمن بگفت کہ باغِ نعیم دام

۱۲۱۸ھ

سال ہجری خوب شد تاریخِ اُو　　صُبح فوت آمد نعیم اللہ شاہ

۱۲۱۸ھ + ۵۸۶

= ۱۸۰۴ء

گفتہ ام من خادم درگہ ظفرؔ　　قطع تاریخ نعیم اللہ شاہ

عالم دیں ،عارفِ نکتہ شناس　　بودہ ای حضرت نعیم اللہ شاہ

گفتمش تاریخ از یثرب بروں　　رفت در جنت نعیم اللہ شاہ

۱۲ے

۱۹۳۰ -

۱۲۱۸ھ

مادئہ تاریخ: فروکش فردوس بریں=۱۲۱۸ھ

آپ کے حالات راقم الحروف کی کتاب ”بہرائچ ایک تاریخی شہر حصہ اول“ میں بھی پڑھ سکتے ہیں جبکہ اردو ادب میں آپ کی خدمات کا احوال اور کلام دوسرے حصہ (بہرائچ اردو ادب میں، مطبوعہ ۲۰۲۱ء) میں پڑھ سکتے ہیں۔ (جنید احمد نور)

مولانا شاہ بشارت اللہ بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ

نام۔ مولانا شاہ بشارت اللہ بہرائچیؒ

نام والد۔ حضرت شاہ امانت اللہؒ

نام والدہ۔ حضرت اُمُّ الصُّوفیہ بنت غلام قطب الدینؒ (ہمشیرہ حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ)

تاریخ ولادت۔ ۱۲۰۱ھ مطابق ۱۷۸۶ء

جائے ولادت۔ محلہ قاضی پورہ، شہر بہرائچ

تاریخ وفات۔ بروز جمعرات، یکم جمادی الثانی ۱۲۵۴ھ مطابق ۲۳/ اگست ۱۸۳۸ء

جائے وفات۔ خانقاہ نعیمیہ، مولسری مسجد، بہرائچ

مقبرہ۔ مزار واقع احاطہ شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ (گیند گھر میدان) محلہ غلام علی پورہ بہرائچ

مولانا شاہ بشارت اللہؒ کی پیدائش ۱۲۰۱ھ مطابق ۱۷۸۶ء میں شہر بہرائچ کے محلہ قاضی پورہ میں ہوئی تھی اور آپ کا نسب مبارک حضرت مخدوم شیخ بڈھن بہرائچیؒ سے ملتا ہے۔ مولانا بشارت اللہ بہرائچیؒ سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور بزرگ شاہ غلام علی دہلویؒ کے خلیفہ تھے۔ آپ اول اپنے خسر مولانا شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ سے بیعت تھے، بعد میں شاہ غلام علیؒ دہلوی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام کمال و نسبت مجددیہ حاصل کی حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ آپ کے حال پر نہایت عنایت فرماتے تھے۔ جب کبھی آپ حاضر ہوتے تو حضرت شاہ غلام علیؒ آپ کا استقبال کرتے تھے۔[33] آپ کی علو منزلت کا اس سے ہی قیاس کرنا چاہیے کہ حضرت شاہ غلام علیؒ آپ کا استقبال کرتے تھے۔ شاہ غلام علیؒ نے اپنے جانشینی کے واسطے دو شخصیت کو تجویز فرمایا تھا ایک شاہ ابو سعیدؒ اور دوسرے مولانا بشارت اللہؒ کہ ان میں سے کوئی ایک مقیم ہو کر اشاعت طریقہ کرے اس بات کا ذکر شاہ غلام علی کی وصیت نامہ میں ہے۔

ایک مرتبہ آپ کو شاہ صاحب کی جانب سے کچھ گمان ناخوشی ہوا تو آپ نے اس کا اظہار شاہ غلام علیؒ سے کیا اس کا جواب شاہ غلام علیؒ نے اس طرح تحریر فرمایا و ہم ناخوشی بندہ در دل نیارند بندہ ہر گز از شما ناخوش نیست وجہ ناخوشی چیست ایں

[33] کتاب مستطاب حالات حضرات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ ص ۳۵۲

وہم از دل برادر ند اکثر میگویم کہ سہ چہار کس دریاران من ممتاز اند میاں ابوسعیدؒ وروٗف احمدؒ واحمد سعیدؒ و دیگر مولوی قصوری غلام محی الدینؒ پیدا شدہ است۔[34]

مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ (سابق صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، ناظم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ) اپنی مشہور کتاب 'تاریخ دعوت وعزیمت' جلد چہارم کے صفحہ ۳۶۸ پر لکھتے ہیں کہ (مولانا) شاہ بشارت اللہؒ نے بہرائچ میں سلسلہ مجدیہ نقشبندیہ کی اشاعت کی۔ شاہ بشارت اللہؒ سلسلہ مجددیہ کے ایک مشہور شیخ ہیں جنھوں نے بہرائچ میں ایک خانقاہ قائم کی۔

حضرت مولانا سید عبد الحئی حسنی ؒ اپنی کتاب "نزھتہ الخواطر" میں لکھتے ہیں :

الشیخ العام الفقیہ بشارت اللہ---البہرائچی کا تعلق مشائخ نقشبندیہ سے تھا۔ ان کی ولادت ۱۲۰۱ھ میں شہر بہرائچ میں ہوئی۔ اپنے چچا (خال محترم) مولانا شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ کے گہوارہ علم وفضل میں پروان چڑھے۔ اور ان ہی سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ ان کی وفات کے بعد دہلی کا قصد کیا اور منطق وحکمت کی تعلیم شیخ امام خیر آبادیؒ سے اور فقہ وحدیث کی تعلیم شاہ رفیع الدینؒ اور ان کے بھائی شاہ عبد القادرؒ سے حاصل کی۔ اس دوران حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ کے درس میں حاضری اور کسب فیض کا سلسلہ جاری رہا۔ مزید برآں حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ کی خدمت میں حاضری اور کسب فیض کا سلسلہ جاری رکھا۔ علوم ظاہری کے حصول سے فراغت کے بعد ہمہ تن گوش ہوکر دل وجان سے حضرت شاہ غلام علیؒ کی صحبت اختیار کرلی اور ان کے رازدارِ خاص اور خلوتوں کے امین ہوگئے۔ اور وہ مقام ومنزلت حاصل کی جس سے ان کے دیگر متوسلین ومنسلکین حیران تھے۔ حضرت شاہ غلام علیؒ نے بہت محبت اور شفقت کے ساتھ خلعتِ خلافت سے نوازا۔ حضرت شاہ غلام علیؒ فرمایا کرتے تھے کہ میرے اصحاب ومتعلقین میں چار افراد ہیں جن کو اللہ سلامت رکھے اور ان جیسے دائمی مودّت ولاوں میں اضافہ فرمائے۔ اور مودّت کا درجہ قرابت سے بڑا ہوتا ہے۔ پھر ان چاروں کے نام بیان فرماتے تھے۔ شیخ ابوسعید اسعدہ اللہ سبحانہ اور ان کے صاحبزادے شیخ احمد سعید جعلہ اللہ تعالیٰ محموداً اور شیخ روٗف احمد اَف اللہ بہ اور شیخ بشارت اللہ جعلہ اللہ مبشراً بقبولہ۔[35]

حضرت مولانا شاہ بشارت اللہ بہرائچیؒ کے نام اُن کے پیر ومُرشد حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ نے اپنے ایک مکتوب میں لکھا ہے۔

فارسی متن:۔ "وہم ناخوشی بندہ در دل نیارند بندہ ہرگز از شما ناخوش نیست وجہ ناخوشی چیست ایں وہم از دل بردارند اکثر می گویم کہ سہ چہار کس دریاران من اند شما و میاں ابوسعید وروٗف احمد واحمد سعید و دیگر مولوی قصوری غلام محی الدین پیدا شدہ است۔

ترجمہ: ۔"بندہ یعنی شاہ غلام علی دہلویؒ، کی ناخوشی کا وہم دل میں نہ لائیں، بندہ ہرگز آپ یعنی شاہ بشارت اللہ بہرائچی ؒ سے

[34] کتاب مستطاب حالات حضرات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ ص ۳۵۲

[35] نزھتہ الخواطر جلد ۷ صفحہ ۵۳۹

ناخوش نہیں ہے۔ ناخوشی کی وجہ کیا ہو سکتی ہے، یہ وہم دل سے نکال دیں، میں اکثر کہا کرتا ہوں کہ تین چار آدمی میرے احباب میں مُمتاز ہیں، آپ یعنی شاہ بشارت اللہ بہرائچی، اور میاں ابو سعید و رؤف احمد و احمد سعید، اور دوسرے مولوی قصوری غلام محی الدین پیدا ہوئے ہیں۔"[36]

سید ظفر احسن بہرائچی اپنی کتاب 'آثار حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید ؒ' میں صفحہ ۲۲۵ پر لکھتے ہیں کہ شاہ بشارت اللہ بہرائچیؒ نے کئی کتابیں تالیف کی تھیں جو اس طرح ہے:

(۱)خطبات جمعہ و عیدین(۲)مکاتیب شریفہ(۳)ترجمہ شرح تہذیب(۴) ترجمہ کلمات امیر المؤمنین حضرت علی(جمعہ ابو علی الطبرانی علی ترتیب حروف المعجم من نہایتہ السالکین)(۵)رسالہ شروط بیعت(۶)رسالہ سرور القلوب عند ذکر المحبوب (۷)شرح مثنوی مولانا روم(۸)فارسی ترجمہ و شرح قصیدہ بانت سعاد(۹)فارسی ترجمہ و شرح قصیدہ بردہ(۱۰)مثنوی در مدح حضرت شاہ غلام علیؒ۔

سید ظفر احسن بہرائچی نے آپ کے خلفاء کے یہ نام اپنی کتاب میں لکھا ہے جو اس طرح ہیں:

ملا ظہیر الدین بخاریؒ، ملا عبد الغفور بخاری،ؒ ملا غلام رسول قندھاریؒ، ملا میر قندھاریؒ، مولوی غلام محمد در بھنگویؒ، مولوی قدرت اللہ گوپامویؒ* مولوی نادر علی ملیح آبادیؒ آپ کی وفات یکم جمادی الثانی ۱۲۵۴ھ مطابق ۲۳/اگست ۱۸۳۸ء بروز جمعرات کو شہر بہرائچ میں ہوئی۔ احاطہ شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ میں ایک چبوترے پر آپ کی مزار بنی ہوئی ہے۔

محمد حسن نقشبندی مجددیؒ نے لکھا ہے کہ جس وقت آپ کی وفات ہوئی آپ کے صاحبزادے شاہ ابوالحسن کی عمر ۱۴سال کی تھی۔ انہوں نے نسبت باطنی شاہ احمد سعید کی خدمت میں حاصل کی تھی۔ اس وقت ان کے صاحبزادے حضرت مولانا ابو محمد سلمہ اللہ تعالیٰ بہرائچ میں موجود ہیں۔ چالیس سال کے قریب اپنے والد بزرگوار رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں فیضیاب رہے۔ راقم الحروف نے بھی ان کی زیارت کی ہے۔ زندگی نہایت نامرادی اور گمنامی سے بسر کرتے ہیں۔ کمال خلیق اور منکسر مزاج بزرگ ہیں۔ ان کے پاس پیران طریقت کے اکثر تبرکات موجود ہیں۔ مجملہ ازاں اس روپیہ کو بھی ایک خط خاص دستخطی حضرت شزہ غلام علی صاحب قدس سرئہ کا مرحمت فرمایا ہے۔[37]

قطعہ تاریخ وفات[38]

از نند کمار

شاگرد حضرت شاہ بشارت اللہ بہرائچیؒ

---

[36] آثار حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہیدؒ ص ۱۶۴

[37] کتاب مستطاب حالات حضرات مشائخ نقشبندیہ مجددیہؒ ص ۳۵۳

[38] حالات حضرت شاہ بشارت اللہ نقشبندی بہرائچیؒ (شاہ ابوالحسن بہرائچیؒ، قلمی ص ۲۷، نسخہ ندوۃ العلماء، لکھنؤ)

چون بشارت اللہ از دار الفساد | رُو سوئے جنت الماویٰ نہاد
بے مُحاباخاک بر سر ریختند[39] | علم و حلم و فقر و فخر و زہد و داد

۱۵۳۳ - ۲۷۹ = ۱۲۵۴ھ

آپ کے حالات راقم الحروف کی کتاب "بہرائچ ایک تاریخی شہر حصہ اول" میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔(جنید احمد نور)

مولانا شاہ ابو الحسن بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ

نام۔مولانا شاہ ابو الحسن بہرائچیؒ

نام والد۔شاہ بشارت اللہ بہرائچیؒ

تاریخ ولادت۔۱۲۴۱ھ مطابق ۱۸۲۶ء

جائے ولادت ووفات۔خانقاہ نعیمیہ، مولسری مسجد، محلہ بڑی ہاٹ شہر بہرائچ

تاریخ وفات۔بروز جمعرات،۲۵/شوال ۱۳۱۹ھ مطابق ۲۳/اگست ۱۹۰۱ء

مزار۔مزار واقع احاطہ شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ (گیند گھر میدان) محلہ غلام علی پورہ بہرائچ

مولانا شاہ ابو الحسن بہرائچیؒ حضرت شاہ بشارت اللہ بہرائچیؒ کے صاحبزادے اور جانشین تھے۔مولوی محمد حسن لکھتے ہیں "جس وقت آپ کے والد کا انتقال ہوا اس وقت آپ کی عمر چودہ سال کی تھی۔آپ نے نسبت باطنی حضرت شاہ احمد سعید دہلویؒ کی خدمت میں حاصل کی تھی۔اس وقت آپ کے صاحبزادے مولانا ابو محمد سلما اللہ تعالی بہرائچ میں موجود ہیں۔چالیس سال کے قریب اپنے والد بزرگوارؒ کی خدمت میں فیضیاب رہے۔راقم الحروف نے بھی ان کی زیارت کی ہے۔نہایت نامرادی اور کوگمنامی سے بسر کرتے ہیں۔کمال خلیق اور منکر مزاج بزرگ ہیں۔ان کے پاس پیران طریقت کے تبرکات موجود ہیں۔مجملہ ازاں اس روسیہ کو بھی ایک خط خاص دستخطی حضرت شاہ غلام علی صاحبؒ کا مرحمت فرمایا ہے۔اللہ تعالی ذات حمیدہ صفات کو تادیر گاہ سلامت رکھے۔"[40]

---

[39] یہ مصرعہ حضرت جدامجدؒ کی شان کو زیبا نہیں دیتا۔(سید ظفر احسن بہرائچی)

[40] حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ (مولوی محمد حسن، مطبوعہ لاہور، ص ۳۵۳)

حضرت مولانا نے اپنے والد شاہ بشارت اللہ بہرائچیؒ کے حالات کو یکجہ کیا تھا جو قلمی شکل میں دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں محفوظ ہے۔مولانا ممدوحؒ کی تاریخ ولادت اور وفات پر قطعات تاریخ ''حالات شاہ بشارت اللہ بہرائچیؒ ''کے آخری صفحات پر فارسی میں درج ہیں۔(راقم کے پاس قلمی نسخہ بشکل نقل محفوظ ہے۔)

شاہ ابو الحسن بہرائچیؒ کے دو بیٹے شاہ ابو محمد بہرائچیؒ اور شاہ نور الحسن بہرائچیؒ تھے۔شاہ ابو محمد بہرائچیؒ صاحب کے کوئی صاحبزادے نہیں تھے اور پانچ لڑکیاں تھی،شاہ ابوالحسن بہرائچیؒ کی وفات کے بعد حضرت شاہ نور الحسن صاحب جانشین ہوئے۔

تاریخ تولد حضرت مولانا شاہ ابوالحسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمی بہرائچیؒ

چوں بوقت و ساعت بہجت قریں — در جہاں برقافت خورشید مبیں
یعنی پیدا گشت طفل خوش گہر — بو الحسن شد نام آں در ثمیں
یا الہیٰ آں در بحر کمال — باوجوں اجداد خود کاملین
بعد فکر سال میلادش بدل — ناگہاں در خواب غفلت نیچیں
عارفے دیدم کہ بود آں والدش — داشت تاباں نور حق میرا جبیں
اسم پاک آں بشارت باالہ — در جہاں بشت است چوں روح الامیں
آمدہ پیشم بصد لطف و کرم — گفت ای ان فکر در آستیں
مصرعے موزوں کہ کردی بہتر است — نسیت خوش تر مصرعے دیگر ازیں
در جوابش گفتم ای نیکو صفاں — من گفتم لفظی از مصراع ایں
بے تکلف از سر بشری بگفت — قال عطاء اللہ نعیم الوارثین

۱۲۴۱ھ

شاہ نور الحسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

نام۔شاہ نور الحسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمیؒ

نام والد۔ حضرت شاہ ابوالحسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمی بہرائچیؒ

جائے ولادت اور جائے وفات۔ خانقاہ نعیمیہ مولسری مسجد محلہ بڑی ہاٹ بہرائچ

مقبرہ۔ مزار واقع احاطہ شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ (گیند گھر میدان) محلہ غلام علی پورہ بہرائچ

حضرت شاہ نور الحسن بہرائچیؒ حضرت مولانا شاہ ابو الحسن بہرائچیؒ صاحبزادے اور جانشین تھے۔ شاہ نور الحسن بہرائچیؒ کے دو بیٹے شاہ ابوالمکارم بہرائچیؒ اور شاہ عزیز الحسن بہرائچیؒ تھے۔ آپ کے بیشتر حالات معلوم نہ ہو سکے۔

شاہ عزیز الحسن بہرائچی

نام۔ حضرت شاہ عزیز الحسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمی ؒ

نام والد۔ حضرت شاہ نور الحسن بہرائچیؒ

جائے ولادت اور جائے وفات۔ خانقاہ نعیمیہ مولسری مسجد محلہ بڑی ہاٹ بہرائچ

مقبرہ۔ مزار واقع احاطہ شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ (گیند گھر میدان) محلہ غلام علی پورہ بہرائچ

حضرت شاہ عزیز الحسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمی ؒ حضرت شاہ نور الحسن بہرائچیؒ کے صاحبزادے اور جانشین تھے۔ شاہ عزیز الحسن بہرائچیؒ کی وفات کے بعد شاہ عزیز الحسنؒ کے داماد اور بھتیجے سید اسلم شاہ بہرائچیؒ آپ کے جانشین ہوئے۔ آپ کے بیشتر حالات معلوم نہ ہو سکے۔

مولانا شاہ سید اسلم نقشبندی مجددی مظہری نعیمی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

نام۔ حضرت مولانا شاہ سید اسلم نقشبندی مجددی مظہری نعیمی ندویؒ

نام والد۔ شاہ عبد المکارم بہرائچیؒ

تاریخ ولادت۔ ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۹۰۰ء

جائے ولادت۔ خانقاہ نعیمیہ مولسری مسجد شہر بہرائچ

تاریخ وفات۔۲۹/ ذی الحجہ ۱۳۹۰ھ مطابق ۷/مارچ ۱۹۷۰ء
مدفن۔احاطہ شاہ نعیم اللہ بہرائچی ؒ، گیند گھر میدان شہر بہرائچ

حضرت مولانا سید اسلم شاہؒ کی پیدائش تقریباً ۱۹۰۰ء میں شہر بہرائچ کے مشہور و معروف خاندان میں ہوئی تھی۔ آپ خاندانِ شاہ نعیم اللہ بہرائچی ؒ کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے والد حضرت حافظ شاہ عبد المکارم صاحب ؒخانقاہ نعیمیہ کے سجادہ نشین حضرت شاہ نور الحسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمیؒ کے بڑے بیٹے تھے۔ مولانا شاہ ابو محمد نقشبندی مجددی مظہری نعیمی بہرائچیؒ آپ کے بڑے دادا تھے۔ حضرت سید اسلم شاہ اپنے چچا اور خسر حضرت شاہ عزیز الحسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمیؒ کے بعد مسند ارشاد پر بیٹھے تھے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔ مزید تعلیم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ سے حاصل کی تھی۔ بہرائچ و اطراف ضلع بہرائچ میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ نعیمیہ کی اشاعت میں آپ اہم کردار تھا۔ آپ کے سیکڑوں مرید تھے۔ خاص طور پر بہرائچ، گونڈہ میں۔ راقم کے دادا حاجی نور احمد اور ڈاکٹر سید محی الدین صاحب سے آپ کے گہرے تعلقات تھے۔

مولانا اسلم شاہؒ نے ندوۃ العلماء لکھنؤ سے سند فراغت حاصل کی۔ اس کے بعد ارباب ندوہ نے بحیثیت مدرس انہیں آج کے پاکستان کے کوہاٹ (صوبہ خیبر پختونخوا) بھیج دیا۔ وہاں ۱۲ سال تک تدرسی خدمات انجام دینے کے بعد ۱۹۳۸ء میں وہاں سے مستعفی ہو کر بہرائچ اپنی خاندانی خانقاہ میں زیب سجادہ ہوئے۔ مولانا محمد ادریس ذکا گڑھولوی اپنے پیر قطب القطاب حضرت مولانا محمد بشارت کریم ؒ کی حیات، مکتوبات اور ملفوظات وغیرہ مبنی اپنی تصنیف 'جنت الانوار' میں مولانا اسلم شاہؒ کے تعارف میں لکھتے ہیں:

"آپ مشہور بزرگ مولانا بشارت کریمؒ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ کوہاٹ میں ملازمت کے زمانہ ہی میں مولانا موصوف کی گڑھول آمد وشد شروع ہوئی۔ مولانا نہایت خموشی کے ساتھ گڑھول میں اپنی حاضری کے حالات وکیفیات درج کرتے رہے مگر اس کی خبر سوائے ان کے خاص عزیزوں کے دوسروں کو نہ تھی۔ مولانا کے انتقال کے بعد ان کے ایک عزیز خاص نے اس بیاض سے سارے مضامین نقل کر کے بھیجے ہیں۔ جو قولِ اسلم کے نام شائع ہوا اسی کتاب میں شامل ہے۔"[41]

[41] جنت الانوار، ص ۳۴۴

آپ کی وفات ۲۹/ ذی الحجہ ۱۳۹۰ھ مطابق ۷/مارچ ۱۹۷۰ء کو مولسری مسجد واقع گھر پر ہوئی۔ آپ کی تدفین احاطہ شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ واقع خاندانی قبرستان میں ہوئی۔ جہاں آپ کی مزار شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ کے قریب شاہ بشارت اللہ بہرائچیؒ کے پہلو میں ایک چبوترے پر واقع ہے۔

آپ کے حالات راقم الحروف کی کتاب "بہرائچ ایک تاریخی شہر حصہ اول" میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (جنید احمد نور)

مولانا شاہ اعزاز الحسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

نام۔ مولانا سید شاہ اعزاز الحسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمیؒ

نام والد۔ سید شاہ عزیز الحسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمیؒ

تاریخ ولادت۔ یکم/ ذی الحجہ ۱۳۴۵ھ مطابق ۲/ جون ق ۱۹۲۷ء

جائے ولادت۔ خانقاہ نعیمیہ، احاطہ مولسری مسجد محلہ شیخاپورہ بہرائچ

تاریخ وفات۔ ۵/ جمادی الثانی ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۱/ جون ۲۰۰۷ء

جائے وفات۔ خانقاہ نعیمیہ، احاطہ مولسری مسجد محلہ شیخاپورہ بہرائچ

مدفن۔ احاطہ شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ گیند گھر میدان (قبرستان مولوی باغ) شہر بہرائچ

مولانا سید شاہ اعزاز الحسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمیؒ۔ خانوادہ شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ کے عظیم بزرگ۔ خانقاہ نعیمیہ کے مسند نشین۔ حضرت شاہ بشارت اللہ بہرائچیؒ خلیفہ حضرت شاہ غلام علی شاہ دہلوی کے فرزند زادے۔ اپنے تایازاد بھائی اور برادر نسبتی حضرت مولانا سید شاہ اسلم نقشبندی مجددی مظہری نعیمیؒ کے خلیفہ اور جانشین۔ آپ کو حضرت مولانا ابو الحسن زید فاروقی نقشبندی مجددیؒ (سجادہ نشین خانقاہ مرزا مظہر جان جاناں شہیدؒ درگاہ شاہ ابو الخیر دہلویؒ) اور شاہ عبد الغنی خاں نقشبندیؒ بھوگانوی ضلع مین پوریؒ (خلفیہ شاہ فضل احمد خاں رائے پوریؒ (ضلع فرخ آباد) سے بھی اجازت اور خلافت حاصل تھی۔ آپ کے مریدین کی بڑی تعداد اطراف ضلع میں موجود ہے۔ آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا شاہ سید ظفر احسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمی ندوی بہرائچی صاحب (مصنف آثار حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہیدؒ) ہیں۔ آپ ہومیو پیتھی دوائیں بھی لوگوں کو دیتے تھے۔

مولانا شاہ اعزاز الحسن بہرائچی ؒ کی وفات کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا سید شاہ ظفرؔ احسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمی ندوی بہرائچی دامت برکاتہم العالیہ خانقاہ نعیمہ بہرائچ کے سجادہ نشین ہوئے۔

شاہ سید ظفرؔ احسن بہرائچی[42]

نام۔ شاہ سید ظفر احسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمی ندوی
قلمی نام۔ سید ظفرؔ احسن بہرائچی
نام والد۔ حضرت شاہ سید اعزاز الحسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمیؒ
نام والدہ۔ سیدہ خالدہ بیگم
تاریخ ولادت۔ ۲۰/ نومبر ۱۹۵۹ء
جائے ولادت۔ خانقاہ نعیمیہ واقع مولسری مسجد محلہ بڑی ہاٹ بہرائچ

حضرت شاہ سید ظفر احسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمی ندوی خانقاہ حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ کے موجودہ سجادہ نشین ہیں۔ آپ کی ولادت ۲۰/ نومبر ۱۹۵۹ء کو شہر کی عظیم خانقاہ نعیمیہ واقع مولسری مسجد محلہ بڑی ہاٹ میں ہوئی۔ آپ کے والد کا نام حضرت شاہ سید اعزاز الحسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمیؒ (سابق سجادہ نشین خانقاہ نعیمیہ) تھا۔ آپ کی والدہ کا نام محترمہ سیدہ خالدہ بیگم تھا۔

آپ نے ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔ حافظ قرآن مجید، عربی، فارسی اور اردو کی تعلیم گھر پر ہی والد صاحب سے حاصل کی۔ اس کے بعد آزاد انٹر کالج سے انٹر تک کی تعلیم حاصل کی۔ ایم۔اے (اردو) کی تعلیم کسان ڈگری کالج سے حاصل کی بعد میں ملک کی عظیم درسگاہ ندوۃ العلماء لکھنؤ سے عالمیت کی سند حاصل کی۔ اس کے بعد جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی میں ایم۔ فِل میں داخلہ پروفیسر عنوان چشتی صاحب کی زیر نگرانی لیا تھا، لیکن کورس کو مکمل نہ کر سکے اور آپ کے والد محترم نے آپ کو بہرائچ واپس بلا لیا تھا۔

۱۷/ سال کی عمر میں ہی آپ نے خانقاہ کی مسجد مولسری میں امامت کرنا شروع کر دیا تھا جہاں مسلسل ۳۲/ سال تک امامت کی خدمات انجام دی۔ آپ نے راہِ سلوک کی منزلیں طے کی اور اولاً شیخ طریقت عارف باللہ حضرت مولانا شاہ ابو الحسن

[42] آپ کے حالات راقم الحروف کی کتاب بہرائچ ایک تاریخی شہر حصہ دوم بہرائچ اردو ادب میں (مطبوعہ ۲۰۲۱ء) سے نقل ہیں۔ (جنید احمد نور)

زید فاروقی نقشبندی مجددی مظہری جانشین حضرت شاہ ابو الخیر دہلویؒ سے بیعت ہوئے، اس کے بعد اپنے والد محترم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ سید اعزاز الحسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمی بہرائچیؒ سے بیعت ہوئے اور اجازت اور خلافت سے سرفراز ہوئے۔ والد صاحب کی وفات ۵؍جمادی الثانی ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۱؍جون ۲۰۰۷ء کو ہوئی اور آپ خانقاہ نعیمیہ بہرائچ کے سجادہ نشین ہوئے اور تاحال مسند سجادگی پر جلوہ افروز ہے۔

آپ نے خانقاہ نعیمیہ کے سجادہ بننے کے بعد کئی تاریخی تصنیفی کام انجام دئے۔ آپ نے ایک تحقیقی کتاب حضرت سید سالار مسعود غازیؒ کی حیات پر بنام 'سلطان الشہداء' کے نام سے لکھی جو ۲۰۱۱ء میں خانقاہ نعیمہ بہرائچ سے شائع ہوئی۔ اس کے بعد آپ نے ایک اہم اور تاریخی اور جامع کتاب ''آثار حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہیدؒ'' تصنیف کی جو ۲۰۱۵ء میں خانقاہ نعیمیہ بہرائچ سے شائع ہوئی جو ۶۳۰؍صفحات پر مشتمل ہے۔ آثار حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہیدؒ میں آپ نے قدیم اور نایاب ذخائر جو حضرت مرزا صاحب، حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ اور شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ سے تعلق رکھتے اور خانقاہ نعیمہ کے عظیم سرمایہ کو کتابی شکل میں محفوظ کر کے ایک اہم کام انجام دیا۔

موجودہ وقت میں خانقاہ نعیمیہ بہرائچ کے سجادہ نشین سید ظفر احسن بہرائچی ہیں۔ سید ظفر احسن صاحب سجادہ نشین خانقاہ نعیمیہ بہرائچ کا شجرہ نسب مخدوم بڈھن بہرائچیؒ تک ۱۳واسطوں سے پہونچتاہے۔ جو اس طرح ہے:

حضرت سید ظفر احسن بن سید شاہ اعزاز الحسنؒ بن سید عزیز الحسنؒ بن سید شاہ نور الحسنؒ بن سید شاہ ابو الحسنؒ بن سید شاہ بشارت اللہ بہرائچی نقشبندی مجددی مظہری نعیمیؒ (بھانجے اور داماد حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ) بن سید امنت اللہؒ (ہمشیر مکرم حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ) بن سید امان اللہؒ بن سید رحمت اللہؒ بن سید عبد الکریمؒ بن سید حبیب اللہؒ بن سید عبد الحمیدؒ بن مخدوم سید ابراہیمؒ بن حضرت مخدوم سید شاہ فتح چشتی بن قطب الاقطاب حضرت مخدوم سید بڈھن چشتی مداری نقشبندی قادری سہروردی بہرائچیؒ۔[43]

شجرہ نسب

حضرت مولانا سید شاہ ظفر احسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمی ندوی بہرائچی دامت برکاتہم العالیہ کا سلسلہ نسب حضرت سید شاہ مخدوم بڈھن بہرائچیؒ سے ملتاہے۔ جو اس طرح ہے۔

[43] سلطان الشہداء حضرت سید سالار مسعود غازیؒ ص ۶۰

حضرت مولانا سید شاہ ظفر احسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمی ندوی بہرائچی دامت برکاتہم العالیہ ابن حضرت سید شاہ اعزازالحسن بہرائچیؒ ابن سید شاہ عزیزالحسن بہرائچیؒ ابن حضرت سید شاہ نورالحسن بہرائچیؒ ابن حضرت سید شاہ ابوالحسن بہرائچیؒ ابن حضرت سید شاہ بشارت اللہ بہرائچی ؒ ابن حضرت سید شاہ امانت اللہ بہرائچیؒ ابن سید شاہ امان اللہ بہرائچیؒ ابن سید شاہ رحمت اللہ بہرائچیؒ ابن سید شاہ عبد الکریم بہرائچیؒ ابن سید شاہ حبیب اللہ بہرائچیؒ ابن سید شاہ عبدالحمید بہرائچیؒ ابن سید شاہ مخدوم ابراہیم بہرائچیؒ ابن سید شاہ مخدوم فتح چشتی بہرائچیؒ ابن قطب القطاب حضرت سید شاہ مخدوم بڈھن چشتی قادری نقشبندی سہروردی مداری بہرائچیؒ ابن سید شاہ مخدوم اللہ داد بہرائچیؒ ابن مخدوم سید بڈھےؒ۔

شجرہ عالیہ خانقاہ نعیمیہ بہرائچ

(نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ نعیمیہ)

(شجرہ طریقت سجادگان)

حضرت مولانا سید شاہ ظفر احسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمی ندوی بہرائچی دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ نعیمیہ کو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ نعیمیہ کی اجازت وخلافت اپنے والد حضرت سید شاہ اعزازالحسن بہرائچیؒ اوران کو حضرت سید شاہ محمد اسلم ندوی بہرائچیؒ اوران کو حضرت شاہ عزیزالحسن بہرائچیؒ اور ان کو اور حضرت شاہ نورالحسن بہرائچیؒ ان کو حضرت شاہ ابو الحسن بہرائچیؒ اور ان کو حضرت شاہ بشارت اللہ بہرائچیؒ (جانشین و داماد حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ، خلیفہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی ؒ) اور ان کو حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچی ؒ اور ان کو حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید دہلویؒ اور ان کو حضرت شاہ نور محمد بدایونیؒ اور ان کو حضرت شاہ سیف الدین ؒ اور ان کو حضرت سید محمد معصومؒ اور ان کو حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی ؒ ان کو حضرت خواجہ باقی باللہؒ اور ان کو حضرت خواجہ امکنگیؒ اور ان کو حضرت شاہ درویش محمد ؒ اوران کو حضرت مولانا محمد زاہدؒ اور ان کو حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ اور ان کو حضرت خواجہ یعقوب چرخیؒ اور ان کو حضرت خواجہ علاؤالدین عطار ؒ اور ان کو حضرت خواجہ بہاؤالدین محمد نقشبندؒ اور ان کو حضرت خواجہ باباسماسیؒ اور ان کو حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنیؒ اور ان کو حضرت خواجہ محمود الخیرؒ اور ان کو حضرت خواجہ عارف ریوگریؒ اور ان کو حضرت خواجہ عبد الخالق

غجدوانی ؒ اور ان کو حضرت خواجہ یوسف ہمدانیؒ اور ان کو حضرت ابو علی فارمدیؒ اور ان کو حضرت ابوالحسن خرقانی ؒ اور ان کو حضرت بایزید بسطامیؒ اور ان کو حضرت سیدنا امام جعفر صادقؒ اور ان کو حضرت سیدنا قاسم بن محمدؒ ان کو حضرت سیدنا سلمان فارسیؓ اور آپ کو حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ اور آپ کے واسطے سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک پہنچتا ہے۔

سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ

(شاہ غلام علی دہلویؒ کی نسبت سے)

حضرت مولانا سید شاہ ظفر احسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمی ندوی بہرائچی دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ نعیمہ بہرائچ کو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ کی اجازت آپ کو اپنے والد محترم حضرت سید شاہ اعزاز الحسن بہرائچیؒ سے اور ان کو حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی دہلویؒ اور ان کو حضرت شاہ ابوالخیر عبداللہ محی الدین فاروقی مجددی دہلوی ؒ اور ان کو حضرت شاہ محمد عمر فاروقی مجددیؒ اور ان کو حضرت شاہ احمد سعید فاروقی مجددی دہلویؒ اور ان کو حضرت شاہ ابوسعید فاروقی مجددیؒ اور ان کو حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ اور ان کو حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید دہلویؒ اور ان کو حضرت شاہ نور محمد بدایونیؒ اور ان کو حضرت شاہ سیف الدینؒ اور ان کو حضرت سید محمد معصومؒ اور ان کو حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی ؒ ان کو حضرت خواجہ باقی باللہؒ اور ان کو حضرت خواجہ امکنگیؒ اور ان کو حضرت شاہ درویش محمد ؒ اور ان کو حضرت مولانا محمد زاہدؒ اور ان کو حضرت خواجہ عبیداللہ احرارؒ اور ان کو حضرت خواجہ یعقوب چرخیؒ اور ان کو حضرت خواجہ علاؤالدین عطار ؒ اور ان کو حضرت خواجہ بہاؤالدین محمد نقشبندؒ اور ان کو حضرت خواجہ باباسماسیؒ اور ان کو حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنیؒ اور ان کو حضرت خواجہ محمود الخیرؒ اور ان کو حضرت خواجہ عارف ریوگریؒ اور ان کو حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی ؒ اور ان کو حضرت خواجہ یوسف ہمدانیؒ اور ان کو حضرت ابو علی فارمدیؒ اور ان کو حضرت ابوالحسن خرقانیؒ اور ان کو حضرت بایزید بسطامیؒ اور ان کو حضرت سیدنا امام جعفر صادقؒ اور ان کو حضرت سیدنا قاسم بن محمدؒ ان کو حضرت سیدنا سلمان فارسی ؓ اور آپ کو حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ اور آپ کے واسطے سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک پہنچتا ہے۔

سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ نعیمیہ

(شاہ مراد علی تھانیسری لکھنویؒ کی نسبت سے)

حضرت مولانا سید شاہ ظفر احسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمی ندوی بہرائچی دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ نعیمیہ کو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ نعیمیہ کی اجازت وخلافت اپنے والد حضرت سید شاہ اعزاز الحسن بہرائچیؒ اوران کو حضرت سید شاہ محمد اسلم ندوی بہرائچیؒ اوران کو حضرت عبد الغفار خاںؒ اوران کو حضرت فضل احمد خاںؒ اوران کو حضرت عبد الغنیؒ اور ان کو اور حضرت احمد علی خاںؒ ان کو حضرت شاہ ابو الحسن نصیر آبادیؒ اور ان کو حضرت شاہ مراد اللہ تھانیسری ثم لکھنویؒ (خلیفہ حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ) اور ان کو حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ اور ان کو حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید دہلویؒ اور ان کو حضرت شاہ نور محمد بدایونیؒ اور ان کو حضرت شاہ سیف الدینؒ اور ان کو حضرت سید محمد معصومؒ اور ان کو حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانیؒ ان کو حضرت خواجہ باقی باللہؒ اور ان کو حضرت خواجہ امکنگیؒ اور ان کو حضرت شاہ درویش محمدؒ اوران کو حضرت مولانا محمد زاہدؒ اور ان کو حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ اور ان کو حضرت خواجہ یعقوب چرخیؒ اور ان کو حضرت خواجہ علاؤالدین عطارؒ اور ان کو حضرت خواجہ بہاؤالدین محمد نقشبندؒ اور ان کو حضرت خواجہ باباسماسیؒ اور ان کو حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنیؒ اور ان کو حضرت خواجہ محمود الخیرؒ اور ان کو حضرت خواجہ عارف ریوگریؒ اور ان کو حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانیؒ اور ان کو حضرت خواجہ یوسف ہمدانیؒ اور ان کو حضرت ابو علی فارمدیؒ اور ان کو حضرت ابو الحسن خرقانیؒ اور ان کو حضرت بایزید بسطامیؒ اور ان کو حضرت سیدنا امام جعفر صادقؓ اور ان کو حضرت سیدنا قاسم بن محمدؒ ان کو حضرت سیدنا سلمان فارسیؓ اور آپ کو حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ اور آپ کے واسطے سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک پہنچتا ہے۔

منظوم شجرہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ نعیمیہ

یا الٰہی اپنی عظمت اور عطا کے واسطے — نور ایماں دے محمد مصطفیٰؐ کے واسطے
دل مرا ہو نور وحدت سے منور یا وحید — حضرت بوبکرؓ زیب اتقیا کے واسطے
یا الٰہی نفسِ کافر سے مجھے ابلیس سے — لے بچا سلمانؓ مرشد با صفا کے واسطے
یا الٰہی عشق سے اپنے مجھے کر سر بلند — حضرتِ قاسمؒ امام بے ریا کے واسطے
یا الٰہی عشق کی آتش سے ہو سینہ کباب — حضرتِ صادقؓ امام پیشوا کے واسطے
یا الٰہی جز ترے بھولوں میں سب دنیا و دیں — بایزیدؒ پیشوا مردِ خدا کے واسطے

یا الٰہیٰ فضل سے دے دولتِ فقر و فنا — بو الحسنؒ خواجہ ہمارے با صفا کے واسطے

یا الٰہیٰ جب میں ترا نام لوں تب ہو حضور — بو علیؒ مقبولِ درگاہِ خدا کے واسطے

یا الٰہیٰ کر حجابِ تن سے مجھ کو پاک صاف — خواجہ یوسفؒ قطبِ عالم با خدا کے واسطے

یا الٰہیٰ عزتِ دنیاؤ دیں ہوئے عطا — عبدِ خالقؒ غجدوانی با حیا کے واسطے

یا الٰہیٰ کاملِ الایماں بنا دے تو مجھے — خواجہ عارفؒ ریوگر مردِ خدا کے واسطے

دور کر جسمی علالت اور روحانی مری — خواجہ محمودؒ مرشد با ضیا کے واسطے

یا الٰہیٰ دور کر دنیا و دیں کے درد دُکھ — حضرتِ خواجہ عزیزانؒ بادشہ کے واسطے

یا الٰہیٰ شرع پر جب جیوں ثابت رہوں — حضرت خواجہ محمدؒ با عطا کے واسطے

یا الٰہیٰ حِفظِ ایماں وقت مُردن کیجو! — حضرت میر کُلالؒ پارسا کے واسطے

یا الٰہیٰ اعمالِ شُنیعہ جو چھِپا — شہ بہاؤ الدینؒ اکمل با صفا کے واسطے

یا الٰہیٰ مجھ پہ ہوئے نورِ وحدت آشکار — شہ علاءالدینؒ مرشد رہنما کے واسطے

یا الٰہیٰ دے اماں مِن کُلِّ داءٍ اور بلا — حضرت یعقوبؒ چرخی پُر ضیا کے واسطے

یا الٰہیٰ پُل پہ اور محشر میں ہو پیِروں کا ساتھ — خواجۂ احرارؒ رأس الاتقیا کے واسطے

یا الٰہیٰ زُہد و تقویٰ اور محبّت اپنی دے — حضرت خواجہ محمدؒ پارسا کے واسطے

یا الٰہیٰ سارے عصیاں اور نسیاں معاف کر — شاہ دوویش محمدؒ مرتضیٰ کے واسطے

یا الٰہیٰ دوست میرے ہوئیں ہر دم شادماں — خواجہ املنکی محمدؒ بادشاہ کے واسطے

یا الٰہیٰ توبہ کامل کی تو توفیق دے — خواجہ عبد الباقیؒ مرشد رہنما کے واسطے

یا الٰہیٰ یا قریب قرب کر اپنا عطا — غوث الاظم شیخ احمدؒ پیشوا کے واسطے

یا الٰہیٰ حُبِّ پیران طریقت مجھ کو دے — حضرتِ معصومؒ رأس الاتقیا کے واسطے

یا الٰہیٰ شِرکُ و کفر و معصیت سے دور رکھ — شیخ سیف الدینؒ مرشد رہنما کے واسطے

یا الٰہیٰ غیر کا محتاج مت کر میرے رب — سیدِ نور محمدؒ مقتدا کے واسطے

یا الٰہیٰ غیب سے روزی دے اے روزی رساں — شمسِ دیں محبوبِ مظہر میرزاؒ کے واسطے

یا الٰہیٰ دے مجھے توفیقِ اعمال حَسَن — حضرت خواجہ نعیم اللہؒ شہ کے واسطے

یا الٰہیٰ اپنی رحمت سے تو دے دل کی مراد — شہ مراداللہؒ مقبولِ خدا کے واسطے

یا الٰہیٰ شاد رکھ اپنی محبت میں مجھے — قطب عالم بو الحسنؒ نورِ ھُدیٰ کے واسطے

یا الٰہی رحم کر مجروحؔ عاصی پر سدا — مولوی احمد علی خاںؒ رہنما کے واسطے
یا الٰہی شاد ہو دارین میں عبدالغنیؒ — فضل احمد خاںؒ مرشد رہنما کے واسطے
یا الٰہی بخش دے تو اگلے پچھلے سب گناہ — برکت سبحانیؒ عادل پارسا کے واسطے
یا الٰہی کھول دے فضل و عطا کے باب ہا — سید اسلمؒ صابر با صفا کے واسطے
فضل کر ہم پہ اے خدائے غفور — حافظ سید اعزازالحسن شاہ صاحبِ فقر و فنا کے واسطے
یہ دعا ہو قبول اے مالک — مرشد رہنما سید ظفر احسن شاہ پاک باطن عالی جاہ کے واسطے

سلسلہ قادریہ

حضرت مولانا سید شاہ ظفر احسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمی ندوی بہرائچی دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ نعیمیہ کو سلسلہ قادریہ کی اجازت و خلافت اپنے والد حضرت سید شاہ اعزازالحسن بہرائچیؒ اوران کو حضرت سید شاہ محمد اسلم ندوی بہرائچیؒ اوران کو حضرت شاہ عزیزالحسن بہرائچیؒ اور ان کو اور حضرت شاہ نورالحسن بہرائچیؒ ان کو حضرت شاہ ابوالحسن بہرائچیؒ اور ان کو حضرت شاہ بشارت اللہ بہرائچیؒ اور ان کو حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ اوران کو حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید دہلویؒ اور ان کو حضرت شیخ محمد عابد سُنامیؒ اور ان کو حضرت عبد الاحد وحدتؒ اور ان کو حضرت شیخ محمد سعیدؒ اور ان کو حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ اور ان کو حضرت شاہ سکندرؒ اور ان کو حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ اور ان کو حضرت سید شاہ فضیلؒ اور ان کو حضرت سید گدا رحمن ثانیؒ اور ان کو حضرت سید شمس الدین عارفؒ ان کو حضرت سید گدا رحمن اولؒ اور ان کو حضرت سید شمس الدین صحرائیؒ اور ان کو حضرت شیخ سید عقیلؒ اوران کو حضرت شیخ سید بہاءالدینؒ اوران کو حضرت شیخ عبد الوہابؒ اور ان کو حضرت سیدنا شیخ شرف الدین قتالؒ اور ان کو حضرت سیدنا شیخ عبد الرزاقؒ اور ان کو حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی بغدادیؒ اور ان کو حضرت شیخ ابو سعید مخزومیؒ اور ان کو حضرت شیخ ابوالحسن النہکاریؒ اور ان کو حضرت شیخ ابوالفرح محمد یوسف طرطوسیؒ اوران کو حضرت شیخ عبد الواحد یمنیؒ اوران کو حضرت سیدنا ابو بکر شبلیؒ اور ان کو حضرت سیدنا جنید بغدادیؒ اور ان کو حضرت سرّی سقطیؒ اور ان کو حضرت معروف کرخیؒ اور ان کو حضرت سیدنا امام علی رضاؒ اور ان کو حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظمؒ اور ان کو حضرت سیدنا امام جعفر صادقؒ اور ان کو حضرت سیدنا امام محمد باقرؒ ان کو حضرت سیدنا امام علی زین العابدینؒ ان کو حضرت سیدنا امام حسینؓ ان کو حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰؓ اور آپ کو حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور آپ کے واسطے سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک پہنچتا ہے۔

سلسلہ چشتیہ نظامیہ

حضرت مولانا سید شاہ ظفر احسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمی ندوی بہرائچی دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ نعیمیہ کو سلسلہ چشتیہ کی اجازت وخلافت اپنے والد حضرت سید شاہ اعزازالحسن بہرائچیؒ اوران کو حضرت سید شاہ محمد اسلم ندوی بہرائچیؒ اوران کو حضرت شاہ عزیزالحسن بہرائچیؒ اور ان کو اور حضرت شاہ نورالحسن بہرائچیؒ ان کو حضرت شاہ ابوالحسن بہرائچیؒ اور ان کو حضرت شاہ بشارت اللہ بہرائچی ؒ اور ان کو حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچی ؒ اور ان کو حضرت مرزامظہر جان جاناں شہید دہلویؒ اور ان کو حضرت شیخ محمد عابد سُنامیؒ اور ان کو حضرت عبدالاحد ؒ اور ان کو حضرت شیخ محمد سعیدؒ اور ان کو حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ اور ان کو حضرت شیخ رکن الدینؒ اور ان کو حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی ؒ اور ان کو حضرت درویش اودھیؒ اور ان کو حضرت **سیدنا مخدوم بڈھن شاہ بہرائچیؒ** اور ان کو حضرت **سیدنا شیخ اجمل بہرائچیؒ** اور ان کو حضرت سید جلال الدین جہانیاں جہاں گشت ؒ اور ان کو حضرت شیخ نصیرالدین چراغ دہلوی ؒ اوران کو سلطان المشائخ حضرت شیخ سید نظام الدین اولیاءؒ اور ان کو حضرت شیخ سیدنا فریدالدین گنج شکرؒ اور ان کو حضرت سیدنا شیخ قطب الدین بختیار کاکیؒ اور ان کو حضرت سیدنا شیخ معین الدین چشتی حسن سنجری اجمیری ؒ اور ان کو حضرت سیدنا شیخ عثمان ہارونیؒ اور ان کو حضرت شیخ حاجی شریف زندانیؒ اور ان کو حضرت شیخ مودود چشتیؒ اور ان کو حضرت شیخ ابو یوسف چشتیؒ اور ان کو حضرت شیخ ابواحمد ابدال چشتیؒ اور ان کو حضرت شیخ ابواسحاق شامیؒ اور ان کو حضرت شیخ ممشاد علی دینوریؒ اور ان کو حضرت شیخ ابوہریرہ بصریؒ اور ان کو حضرت شیخ حذیفہ مرعشی ؒ اور ان کو حضرت شیخ ابراہیم بن ادہمؒ اور ان کو حضرت شیخ فیضل بن عیاض ؒ اور ان کو حضرت شیخ عبدالوحد بن زیدؒ اور ان کو حضرت سیدنا حسن بصریؒ اور آپ کو حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور آپ کے واسطے سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک پہنچتا ہے۔

سلسلہ چشتیہ صابریہ

حضرت مولانا سید شاہ ظفر احسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمی ندوی بہرائچی دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ نعیمیہ کو سلسلہ چشتیہ کی اجازت وخلافت اپنے والد حضرت سید شاہ اعزازالحسن بہرائچیؒ اوران کو حضرت سید شاہ محمد اسلم ندوی بہرائچیؒ اوران کو حضرت شاہ عزیزالحسن بہرائچیؒ اور ان کو اور حضرت شاہ نورالحسن بہرائچیؒ ان کو حضرت شاہ ابوالحسن بہرائچیؒ اور ان کو حضرت شاہ بشارت اللہ بہرائچی ؒ اور ان کو حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچی ؒ اور ان کو حضرت مرزامظہر جان جاناں شہید دہلویؒ

اور ان کو حضرت شیخ محمد عابد سُنامیؒ اور ان کو حضرت عبد الاحدؒ اور ان کو حضرت شیخ محمد سعیدؒ اور ان کو حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ اور ان کو حضرت شیخ رکن الدینؒ اور ان کو حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی ؒ اور ان کو حضرت شیخ محمد عارفؒ اور ان کو حضرت شیخ احمد عارفؒ اور ان کو حضرت شیخ عبد الحق ردولویؒ اور ان کو حضرت شیخ جلال الدین پانی پتی ؒ اور ان کو حضرت شیخ شمس الدین ترک ؒ اوران کو حضرت مخدوم علاء الدین علی صابرؒ اور ان کو حضرت شیخ سیدنا فرید الدین گنج شکرؒ اور ان کو حضرت سیدنا شیخ قطب الدین بختیار کاکیؒ اور ان کو حضرت سیدنا شیخ معین الدین چشتی حسن سنجری اجمیری ؒ اور ان کو حضرت سیدنا شیخ عثمان ہارونیؒ اور ان کو حضرت شیخ حاجی شریف زندانیؒ اور ان کو حضرت شیخ مودود چشتیؒ اور ان کو حضرت شیخ ابو یوسف چشتیؒ اور ان کو حضرت شیخ ابو احمد ابدال چشتیؒ اور ان کو حضرت شیخ ابو اسحاق شامیؒ اور ان کو حضرت شیخ ممشاد علی دینوریؒ اور ان کو حضرت شیخ ابو ہریرہ بصریؒ اور ان کو حضرت شیخ حذیفہ مرعشی ؒ اور ان کو حضرت شیخ ابراہیم بن ادہمؒ اور ان کو حضرت شیخ فیضل بن عیاضؒ اور ان کو حضرت شیخ عبد الوحد بن زیدؒ اور ان کو حضرت سیدنا حسن بصریؒ اور آپ کو حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور آپ کے واسطے سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک پہنچتا ہے۔

سلسلہ سہروردیہ

حضرت مولانا سید شاہ ظفر احسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمی ندوی بہرائچی دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ نعیمیہ کو سلسلہ سہروردیہ کی اجازت وخلافت اپنے والد حضرت سید شاہ اعزاز الحسن بہرائچیؒ اوران کو حضرت سید شاہ محمد اسلم ندوی بہرائچیؒ اوران کو حضرت شاہ عزیز الحسن بہرائچیؒ اور ان کو اور حضرت شاہ نور الحسن بہرائچیؒ ان کو حضرت شاہ ابو الحسن بہرائچیؒ اور ان کو حضرت شاہ بشارت اللہ بہرائچی ؒ اور ان کو حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچی ؒ اور ان کو حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید دہلویؒ اور ان کو حضرت شیخ محمد عابد سُنامیؒ اور ان کو حضرت عبد الاحد وحدتؒ اور ان کو حضرت شیخ محمد سعیدؒ اور ان کو حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ اور ان کو حضرت شیخ مخدوم عبد الاحدؒ اور ان کو حضرت شیخ رکن الدینؒ اور ان کو حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی ؒ اور ان کو حضرت درویش اودھیؒ اور ان کو حضرت **سیدنا مخدوم بڈھن شاہ بہرائچیؒ** اور ان کو حضرت **سیدنا شیخ اجمل بہرائچیؒ** اور ان کو حضرت سید جلال الدین جہانیاں جہاں گشت ؒ اور ان کو حضرت شیخ صدرالدین ؒ اور ان کو حضرت سیدنا شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ اور ان کو حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی ؒ اور ان کو حضرت سیدنا شیخ ابو نجیب سہروردی ؒ اور ان کو حضرت شیخ عبد القاہر سہروردیؒ اور ان کو حضرت شیخ یار محمدؒ اور ان کو حضرت شیخ محمدؒ اور ان کو حضرت شیخ احمد اسود دینوریؒ اور ان کو حضرت ممشاد علی دینوری ؒ اور ان کو حضرت سیدنا جنید بغدادی ؒ اور ان کو حضرت سرّی سقطیؒ

اور ان کو حضرت معروف کرخی ؒ اور ان کو حضرت شیخ داؤد طائی ؒ اور ان کو حضرت سیدنا امام حبیب عجمیؒ ان کو حضرت سیدنا حسن بصریؒ اور آپ کو حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور آپؓ کے واسطے سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک پہنچتا ہے۔

سلسلہ کُبوریہ

حضرت مولانا سید شاہ ظفر احسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمی ندوی بہرائچی دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ نعیمیہ کو سلسلہ قادریہ کی اجازت وخلافت اپنے والد حضرت سید شاہ اعزازالحسن بہرائچیؒ اور ان کو حضرت سید شاہ محمد اسلم ندوی بہرائچیؒ اور ان کو حضرت شاہ عزیزالحسن بہرائچیؒ اور ان کو اور حضرت شاہ نورالحسن بہرائچیؒ ان کو حضرت شاہ ابوالحسن بہرائچیؒ اور ان کو حضرت شاہ بشارت اللہ بہرائچی ؒ اور ان کو حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچی ؒ اور ان کو حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید دہلویؒ اور ان کو حضرت شیخ محمد عابد سُنامیؒ اور ان کو حضرت عبد الاحد وحدتؒ اور ان کو حضرت شیخ محمد سعیدؒ اور ان کو حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ اور ان کو حضرت شیخ مخدوم عبد الاحدؒ اور ان کو حضرت شیخ رکن الدینؒ اور ان کو حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی ؒ اور ان کو حضرت درویش اودھیؒ اور ان کو حضرت **سیدنا مخدوم بڈھن شاہ بہرائچیؒ** اور ان کو حضرت **سیدنا شیخ اجمل بہرائچیؒ** اور حضرت سید جلال الدینؒ اور ان کو حضرت سید جلال الدین جہانیاں جہاں گشتؒ اور ان کو حضرت شیخ حمید الدین سمرقندیؒ اوران کو حضرت شیخ شمس الدین فرغانیؒ اوران کو حضرت عطایا خالدیؒ اوران کو حضرت احمدؒ اور ان کو حضرت شیخ بابا کمال ؒ اور ان کو حضرت سیدنا شیخ نجم الدین کُبرٰاؒ اور ان کو حضرت سیدنا شیخ عمار یاسر ؒ اور ان کو حضرت سیدنا شیخ ابو نجیب سہروردیؒ اور ان کو حضرت شیخ احمد غزالیؒ اور حضرت شیخ ابو بکر نساجؒ اور ان کو حضرت شیخ ابو القاسم گُرگانی اور ان کو حضرت شیخ ابو عثمان مغربی ؒ اور ان کو حضرت شیخ ابو علی کاتبؒ اور ان کو حضرت شیخ ابو علی رودباری ؒ اور ان کو حضرت سیدنا جنید بغدادی ؒ اور ان کو حضرت سرّی سقطیؒ اور ان کو حضرت معروف کرخیؒ اور ان کو حضرت سیدنا امام علی رضاؒ اور ان کو حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظمؒ اور ان کو حضرت سیدنا امام جعفر صادق ؒ اوران کو حضرت سیدنا اما محمد باقرؒ اور ان کو حضرت سیدنا امام علی زین العابدینؒ ان کو حضرت سیدنا امام حسینؓ اور آپ کو حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور آپؓ کے واسطے سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک پہنچتا ہے۔

سلسلہ مداریہ

حضرت مولانا سید شاہ ظفر احسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمی ندوی بہرائچی دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ نعیمیہ کو سلسلہ مداریہ کی اجازت وخلافت اپنے والد حضرت سید شاہ اعزاز الحسن بہرائچیؒ اوران کو حضرت سید شاہ محمد اسلم ندوی بہرائچیؒ اور ان کو حضرت شاہ عزیز الحسن بہرائچیؒ اوران کو اور حضرت شاہ نور الحسن بہرائچیؒ ان کو حضرت شاہ ابوالحسن بہرائچیؒ اور ان کو حضرت شاہ بشارت اللہ بہرائچی ؒ اور ان کو حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچی ؒ اور ان کو حضرت مرزامظہر جان جاناں شہید دہلویؒ اور ان کو حضرت شیخ محمد عابد سُنامیؒ اور ان کو حضرت عبد الاحد وحدتؒ اور ان کو حضرت شیخ محمد سعیدؒ اور ان کو حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ اور ان کو حضرت شیخ مخدوم عبد الاحدؒ اور ان کو حضرت شیخ رکن الدینؒ اور ان کو حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی ؒ اور ان کو حضرت درویش اودھیؒ اور ان کو حضرت **سیدنا مخدوم بڈھن شاہ بہرائچیؒ** اور ان کو حضرت **سیدنا شیخ اجمل بہرائچیؒ** اور ان کو حضرت سیدنا شیخ بدیع الدین احمد شاہ مدار مکن پوریؒ اور ان کو حضرت طیفور شامیؒ اور ان کو حضرت شیخ عین الدین شامیؒ اور ان کو حضرت شیخ یمن الدین شامیؒ اور ان کو سیدنا شیخ عبد اللہ علم بردارؒ اور ان کو حضرت ابو بکر صدیقؓ اور آپؓ کے واسطے سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک پہنچتا ہے۔

سلسلہ قلندریہ

حضرت مولانا سید شاہ ظفر احسن نقشبندی مجددی مظہری نعیمی ندوی بہرائچی دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ نعیمیہ کو سلسلہ قلندریہ کی اجازت وخلافت اپنے والد حضرت سید شاہ اعزاز الحسن بہرائچیؒ اوران کو حضرت سید شاہ محمد اسلم ندوی بہرائچیؒ اوران کو حضرت شاہ عزیز الحسن بہرائچیؒ اور ان کو اور حضرت شاہ نور الحسن بہرائچیؒ ان کو حضرت شاہ ابوالحسن بہرائچیؒ اور ان کو حضرت شاہ بشارت اللہ بہرائچی ؒ اور ان کو حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچی ؒ اور ان کو حضرت مرزامظہر جان جاناں شہید دہلویؒ اور ان کو حضرت شیخ محمد عابد سُنامیؒ اور ان کو حضرت عبد الاحد وحدتؒ اور ان کو حضرت شیخ محمد سعیدؒ اور ان کو حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ اور ان کو حضرت شیخ مخدوم عبد الاحدؒ اور ان کو حضرت شیخ رکن الدینؒ اور ان کو حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی اور ان کو حضرت شیخ عبد السلامؒ اور ان کو حضرت شیخ محمد شاہؒ اور ان کو حضرت شیخ قطب الدینؒ اور ان کو حضرت سیدنا شیخ نجم الدین قلندرؒ اور ان کو حضرت شیخ خضر رومیؒ اور ان کو حضرت شیخ عبد العزیزؒ اور ان کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک پہنچتا ہے۔

بیادگار حضرت مولانا محمد احسان الحق قدس سرہ العزیز
مہتمم اوّل جامعہ مسعودیہ نور العلوم بہرائچ

الاحسان اکیڈمی بہرائچ

الاحسان اکیڈمی بہرائچ ایک تحقیقی و تصنیفی ادارہ ہے۔ جس کے اغراض و مقاصد یہ ہیں۔

۱۔ نسل کو اکابر و شخصیات بہرائچ سے متعارف کرانا۔

۲۔ شخصیات بہرائچ کی سوانح حیات پر علمی و تحقیقی کام انجام دینا۔

۳۔ اہم علمی نوادرات، مختلف موضوعات پر اکابر (خصوصاً اکابرین بہرائچ) کے ذریعے لکھی گئی قدیم کتب کی جدید اشاعت کرنا۔

۴۔ اکابر کی اہم علمی و تحقیقی کتابوں کا دوسری زبانوں میں ترجمہ کرانا۔

اکیڈمی اپنی خدمات، اور سرگرمیاں انٹرنیٹ کی وساطت سے متعارف کرانے کا بھی نظم کرے گی۔

رفقائے اکیڈمی

جنید احمد نور، کلیم احمد قاسمی، وصی اللہ قاسمی

ISBN 978-935811226-9